اجتماع نمبر 2021

www.ansarullah.de

الناصر

مجلس انصار اللہ جرمنی کا عِلمی و تربیتی مجلّہ

التقویٰ

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اِتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا
انا فتحنا لک فتحا مبینا
لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ
امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد یوکے
MA 26-10-2021

پیارے ممبران مجلس انصاراللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصاراللہ جرمنی کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور اسے نیک نتائج سے نوازے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اُس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کے لئے بھیجا، ہم اُس کے ماننے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو طبیعتوں میں ایک انقلاب پیدا کر کے چودہ سو سال کے عرصے میں جن اندھیروں نے دلوں پر قبضہ کر لیا تھا، اُنہیں روشنیوں میں بدلنا تھا۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ جو ہمارے بڑوں نے کئے، چاہے وہ صحابہ تھے یا اُن کے بعد ہونے والے احمدی تھے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے عمل اور اعتقاد میں کوئی تضاد تو نہیں؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد اور نعرے صرف وقتی جذبات تو نہیں؟ جن شرائط پر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اُن کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے ہم عملی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ نہیں؟۔ قرآنِ کریم میں نماز کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی اہمیت کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ شرائط بیعت کی تیسری شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ہم سے یہ عہد لیا ہے کہ "بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہے گا"۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

یہاں صرف یہی نہیں فرمایا کہ عہد کرو کہ نمازیں ادا کرو گے، بلکہ پنجوقتہ نماز اور ان کی ادائیگی موافق حکم خدا اور رسول ہے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف ہمارا اعتقاد ہمیں نہیں بچائے گا، نہ ہمارا اعتقاد انقلابی تبدیلیاں لائے گا بلکہ ہمارے عمل ہیں جو انقلاب لائیں گے انشاء اللہ۔ پس خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تا کہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔

ایک احمدی نے اپنے عہد میں، عہدِ بیعت میں اس بات کا اقرار کیا ہوا ہے کہ اس نے تقویٰ میں ترقی کرنی ہے، تمام اعلیٰ اخلاق اپنانے ہیں، اس لئے آپ سب کو خاص طور پر یہ سوچ اپنے اندر بہت زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انصار اللہ ہیں۔ ایک ایسی عمر ہے جو نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا اعلان کرتے ہیں۔

عہدِ بیعت کا خلاصہ کیا ہے؟ شرک سے اجتناب کرنا، جھوٹ سے بچنا، لڑائی جھگڑوں اور ظلم سے بچنا، خیانت سے بچنا، فساد اور بغاوت سے بچنا، نفسانی جوش کو دبانا، پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی کرنا، تہجد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینا، استغفار دعاؤں اور درود کی طرف توجہ دینا، تسبیح و تحمید کرنا، تنگی اور آسائش ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے وفا کرنا، قرآنِ شریف کے احکامات پر عمل کرنا، تکبر نخوت سے پرہیز کرنا، عاجزی اور خوش خلقی کا اظہار کرنا، ہمدردی خلق کا جذبہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے اندر پیدا کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل اطاعت کا جوا اپنی گردن پر ڈالنا۔ یہ ہے خلاصہ شرائطِ بیعت کا۔ اور یہ کم از کم معیار ہے جس کی ایک احمدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توقع فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم آپ کی توقعات اور تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اور ہماری ایک کے بعد دوسری نسل توحید کے قیام اور عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی بھرپور کوشش کرتی چلی جائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

متقی کیلئے معیتِ الٰہی

پیارے امام امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ارشاد کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ متقی کی زندگی کی پروا کرتا ہے اور جو اس کی مرضی کے خلاف زندگی بسر کرے اس کی پروا نہیں کرتا۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے مقصدِ پیدائش کو سمجھیں، اپنی عبادتوں کو سنواریں۔ یورپ کی آسائشیں ہمیں ہمارے مقصد پیدائش سے غافل نہ کر دیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہے تو پھر ہم نے اپنی بیعت کا حق ادا نہیں کیا۔

پس پہلی اور بنیادی چیز تو یہ ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے خدا کا حق ادا کریں اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے والے بنیں۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے باقی احکامات ہیں۔ ان پر بھی چلنے کی کوشش کریں۔اصل میں تو انسان اگر عبادت کی حقیقت کو سمجھ لے تو وہ خود ہی باقی فرائض ادا کرنے والا بن جائے گا۔تقویٰ کے حصول کے لیے بعض اَور باتیں بھی ہیں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا

(سورۃ النحل آیت 129)

اللہ تعالیٰ کی معیت کا حصول نصرت سے ملتا ہے۔ خدا کی اعانت متقی کے لیے ہی ہے۔ انسان جو مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے ان کے حل کے لیے تقویٰ ہی ہے۔ دوسری تنگیوں سے راہِ نجات تقویٰ ہے۔‘‘

(ایوانِ مسرور اسلام آباد ٹلفورڈ، یو کے سے براہِ راست جلسہ سالانہ جرمنی 2021ء کے اختتامی اجلاس سے خطاب مورخہ 09/ اکتوبر 2021ء)

اِجتماع نمبر Q4/2021

النــــاصــــر

انصاراللہ جرمنی کا عِلمی و تربیتی مجلّہ

صدر مجلس انصا ر اللہ جرمنی
مبارک احمد شاہد

نگران
ظفر احمد ناگی، نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ جرمنی

ایڈیٹر
ڈاکٹر راشد نواز، قائد اشاعت مجلس انصار اللہ جرمنی

انچارج شعبہ تصنیف جماعت احمدیہ جرمنی
مبارک احمد تنویر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

معاونین
محمد اطہر ندیم، رفیع احمد خاں، تنویر احمد ناصر، منور علی شاہد، عبد الاحد، طارق لون، ولید ناصر

06

07

08

09

06 القرآن

07 الحدیث

08 کلام الامام

09 خلاصہ خطبہ جمعہ

11 خطاب حضورِ انور سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ UK

پہلا روز - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2021ء

20 افتتاحی تقریر - خطاب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

دوسرا روز - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2021ء

23 باہمی اخوّت و محبت - طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ

29 خلافت سے وابستگی - شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

34 خطاب محترم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی

39 رپورٹ سالانہ اجتماع - منور علی شاہد صاحب منتظم رپورٹنگ

Majlis Ansarullah Deutschland

Genfer Straße 11, 60437 Frankfurt am Main

Telefon: 069-259270, 069-24271946

Fax: 069-24271317

www.ansarullah.de; www.salanaijtema.de

ishaat@ansarullah.de

میگزین ڈیزائین
ڈاکٹر عزیز نور، مرزا لطف القدوس

ڈیزائن ٹائٹل
فرحان احمد سجاد

فوٹو گرافی
ملک عبدالرؤف، عباس انور، خرم حمید، محمد عمران رانا، طارق محمود، شیخ وحید

مینیجر
ظفر اسلام خان

20

23

34

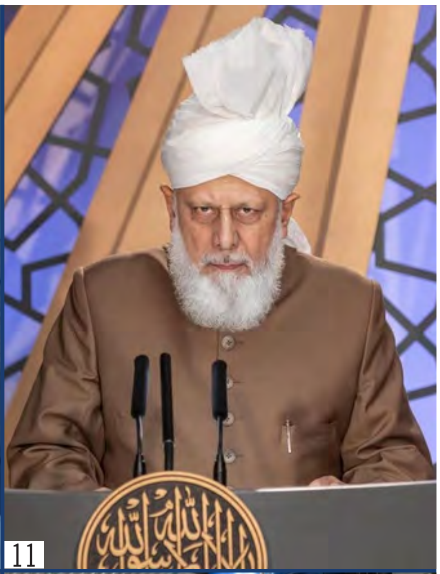
11

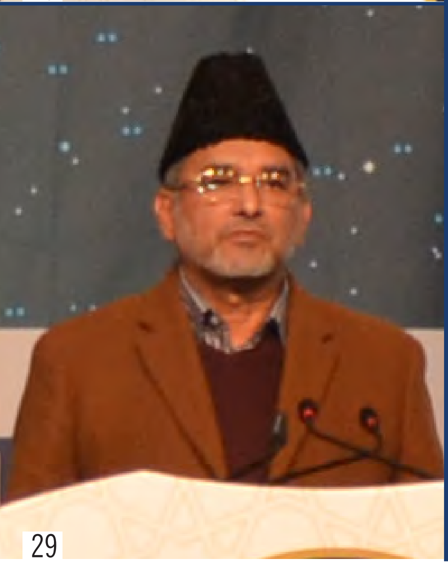
29

تصویری جھلکیاں - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2021ء

44 تیاری سالانہ اجتماع
46 معائنہ
52 پرچم کشائی
53 افتتاحی تقریب
54 علمی مقابلہ جات
57 شعبہ جات
60 ورزشی مقابلہ جات
64 تقسیم انعامات
68 اجتماع کی تصویری جھلکیاں
71 وائنڈ اَپ
72 نتائج علمی مقابلہ جات
77 مصنفین علمی مقابلہ جات
79 نتائج ورزشی مقابلہ جات
84 مقابلہ حسن کارکردگی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔ یہی بدکردار لوگ ہیں۔

لَا يَسْتَوِيْۤ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۱﴾

آگ والے اور جنت والے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنّتی ہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۲﴾

اگر ہم نے اِس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تُو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکّر کریں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۳﴾

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی۔ وہی ہے جو بِن مانگے دینے والا، بے انتہا رحم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۴﴾

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۵﴾

وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصوّر ہے۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اُسی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

(سُورَۃُ الْحَشر، آیات 19 تا 25)

اردو ترجمۃ القرآن، حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا:
''اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو (متقی) پرہیز گار ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔''

(مسلم۔ کتاب الزھد والرقاق) (حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 107)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ:
''لوگوں میں سے زیادہ عزّت والا کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سے جو زیادہ متّقی ہے۔''

(بخاری۔ کتاب الانبیاء) (حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 108)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار اُن کو مخاطب کر کے فرمایا:
''اے ابوہریرہ تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کر تُو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔ قناعت اختیار کر تُو سب سے بڑا شکر گزار شمار ہو گا۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو تو صحیح مومن سمجھے جاؤ گے۔ جو تیرے پڑوس میں بستا ہے، اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچے اور حقیقی مسلم کہلا سکو گے۔ کم ہنسا کرو کیونکہ بہت زیادہ قہقہے لگا کر ہنسنا دل کو مُردہ بنا دیتا ہے۔''

(ابن ماجہ۔ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ) (حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 110)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ:
''اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے۔''

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ) (چالیس جواہر پارے، صفحہ 34)

ارشادات عالیہ سید نا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سید نا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’کَل بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ میں اتنی دُعا کرتا ہوں کہ دُعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جبتک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہوسکتی۔ تقویٰ خلاصہ ہے تمام صُحفِ مقدسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآنِ کریم نے ایک ہی لفظ میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کر دیا ہے۔ میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دُنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین اِلی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کروں اور پھر میں دُنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مُردار دُنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ پَروانہ کروں گا۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 200۔ ایڈیشن 1988ء)

ایک اور موقع پر سید نا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’اصل تقویٰ جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ دنیا سے اُٹھ گیا ہے۔ کوئی ہو گا جو قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰھَا (الشّمس:10) کا مصداق ہو گا۔ پاکیزگی اور طہارت عمدہ شے ہے۔ انسان پاک اور مطہر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذّات کی ہر ایک شے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔ چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا تعالیٰ اُسے اَور راہ سے مالدار کر دے۔ اسی طرح زانی زنا کرتا ہے، اگر صبر کرے تو خدا تعالیٰ اس کی خواہش کو اَور راہ سے پُوری کر دے جس میں اس کی رضا حاصل ہو۔ حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے۔ اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے۔ بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔ انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ حکّام ساتھ ساتھ تو نہیں پھرتے کہ اُن کو خوف رہے۔ انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔ تقویٰ سے سب شے ہے۔ قُرآن نے ابتداء اسی سے کی ہے۔ ایّاكَ نَعبد و ایّاكَ نستعین (الفاتحہ:5) سے مراد بھی تقویٰ ہے۔ کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرات نہیں کرتا کہ اُسے اپنی طرف منسوب کرے اور اُسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اُسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے۔ پھر دوسری سُورت بھی ھدًی للمتقین (البقرہ:3) سے شروع ہوتی ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو۔‘‘

پھر فرمایا: ’’ایک اور آیت قرآن شریف میں ہے اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡھِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا (حٰمٓ السجدۃ:31)۔ اس سے بھی مراد متقی ہیں۔ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا یعنی ان پر زلزلے آئے، ابتلا آئے، آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے نہ پھرے۔ پھر آگے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکھلائی تو اس کا اجر یہ ملا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡھِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ یعنی اُن پر فرشتے اُترے اور کہا کہ خوف اور حزن مت کرو۔ تمہارا خدا متولی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم، از صفحات 251,252,253)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا امیرالمؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ مورخہ 17/ اگست، 2007ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن لندن، یوکے

تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اورخوشنما خدوخال ہیں
ایمان کی مضبوطی اور اللہ کے نور سے حصہ لینے کیلئے اپنی استعدادوں کے انتہائی نقطے تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایمان کی مضبوطی، حقیقی مومن کی تعریف اور اس کے بارے میں قرآنی احکامات بیان فرمائے۔ یہ خطبہ حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے فرمایا کہ مومن وہ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد کو اس معیار پر دیکھنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے جس سے ایمان کے اعلیٰ معیار حاصل ہوں اور ہم میں سے ہر ایک پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس سلوک سے حصہ لینے والا بنے جو اللہ تعالیٰ ایک مومن سے فرماتا ہے۔ پس اس سلوک کا حامل بننے کیلئے تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا ہے اور تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خدوخال ہیں۔ ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے لیکن اس بات پر راضی نہیں ہونا چاہیے کہ میرے اندر بہت خشوع پیدا ہو گیا ہے بلکہ اس نرم پودے کی حفاظت کے لئے بہت سے مراحل ابھی باقی ہیں۔ ایمان کی مضبوطی کے لئے اپنے محبوب مال میں سے قربانیاں کرنی پڑتی ہیں جس سے ایمانی درخت کہ ٹہنیاں اور شاخیں پھوٹ پڑتی ہیں جو اس میں کسی قدر مضبوطی پیدا کرتی ہیں پھر اس کو مضبوط تنے پر کھڑا کرنے کے لئے اپنے عہدوں کو جو خدا سے اور خدا کی خاطر کئے ہیں ان کی حفاظت کرو، اپنی تمام امانتوں کی حفاظت کرو۔ یہ امانتیں ایمان کی شاخیں ہیں یہ تمام چیزیں ایمان کے درخت کو مضبوط تنے پر کھڑا کر دیتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کی توحید کا قیام، شریعت کی مکمل پیروی، حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم اور عدل ماننا، مخلوق کے حقوق ادا کرنا اور خلافت احمدیہ کی اطاعت کرنا یہ وہ اعمال ہیں جن سے ایمان کا درخت مضبوط تنے پر قائم ہو جائے گا اور جب یہ صورت پیدا ہو گی تو پھر ایک مومن کا ہر فعل خدا کی رضا کے حصول کیلئے ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ شیطان سے بچانے اور اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالنے کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کی خاطر خالص ہو کر اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرنے والوں کو خدا بھی ملتا ہے اور دنیا بھی ان کے در کی لونڈی ہو جاتی ہے مگر یہ ضروری ہے کہ جہاں تک بس چل سکے وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے پھر جب اس کی کوشش اپنے انتہائی نقطے تک پہنچے گی تو وہ خدا تعالیٰ کے نور کو دیکھ لے گا۔ پس ایمان کی مضبوطی اور اللہ کے نور سے حصہ لینے کے لئے اپنی استعدادوں کے انتہائی نقطے تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ تب قرآن شریف کے وعدے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ دوستی کا حق ادا کرتا ہے۔ اس دنیا کو بھی جنت بناتا ہے اور مرنے کے بعد بھی ہمیشہ رہنے والی جنت میں مومن کو رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے آج بھی ہم پورا ہوتے ہوئے ان کو مختلف شکلوں میں دیکھتے ہیں۔ ہزاروں احمدی اس وعدے کے مطابق اپنی دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے اس خدا سے تعلق جوڑتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کرنے والے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے حصہ دار بنیں گے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور حفاظت کے وعدے ان سب کے حق میں پورے ہوں گے جو حقیقی مومن ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اور اپنے نفسوں کا محاسبہ کرتے ہوئے تقویٰ اور ایمان کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ، 21/ اگست 2007ء)

منظوم کلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے
کہ یہ حاصِل ہو جو شرطِ لِقا ہے
یہی آئینۂ خالق نما ہے
یہی اِک جوہر سیف دُعا ہے
ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اِتّقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخر شانِ اولیاء ہے
بجز تقویٰ زیادت اِن میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بِینا خدا ہے
اگر سوچو، یہی دارُ الجزاء ہے
مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ
عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ
خدا کا عِشق مَے اور جام تقویٰ
مُسلما نو! بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ
یہ دَولت تو نے مجھ کو اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

(مجموعہ آمین۔ مطبوعہ 27/ نومبر 1901ء، درثمین صفحہ 56)

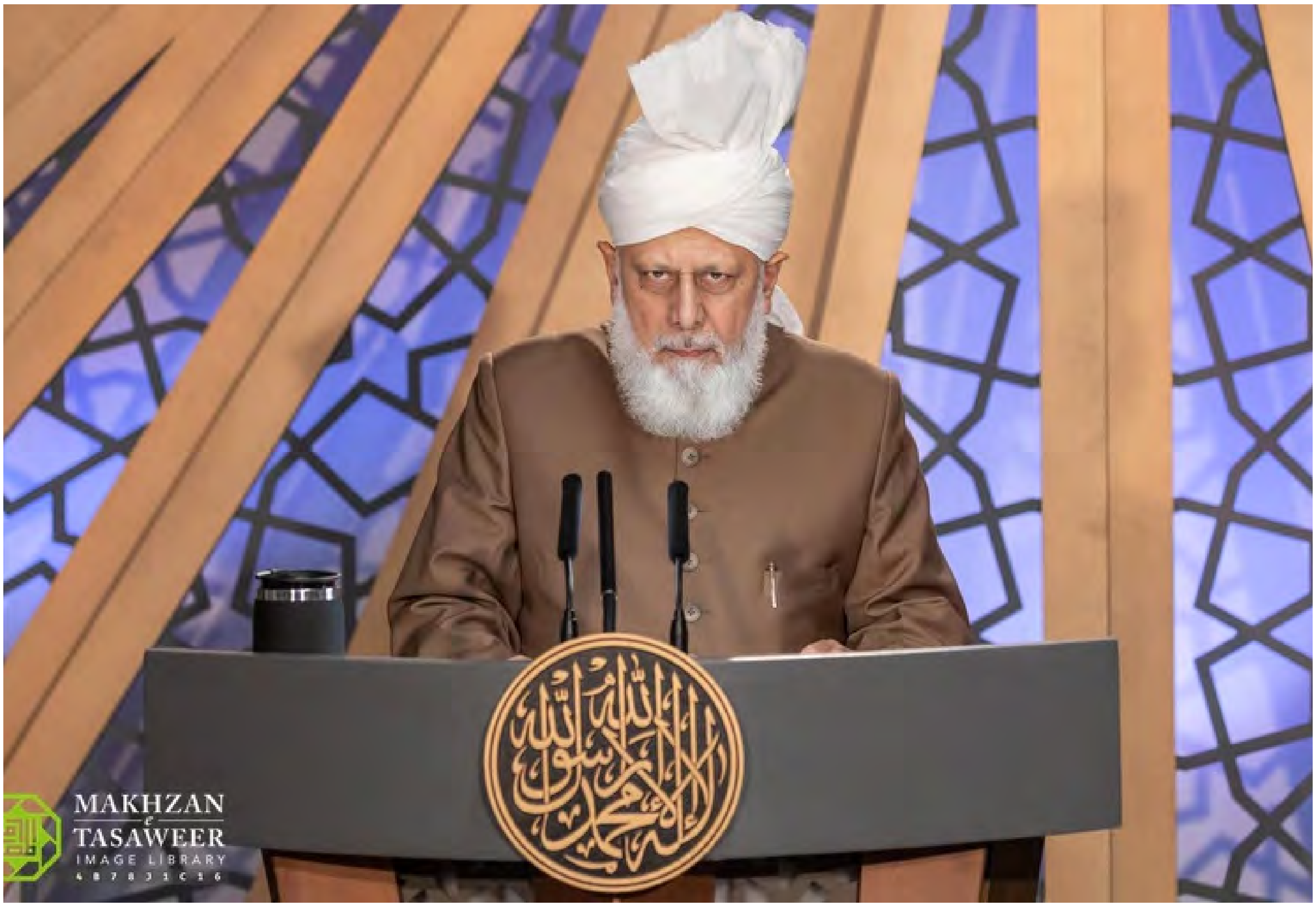

اختتامی خطاب امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے فرمودہ 08؍ ستمبر 2021ء

ہمیں اپنے عہد بیعت کو نبھانے کے لیے، اپنے انصار اللہ کے عہد کو نبھانے کے لیے، اس عظیم کام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننے کے لیے، اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس عظیم کام کو سرانجام دینے کے لیے میدان میں اترنا ہو گا، تبھی ہم حقیقی انصار اللہ کہلا سکتے ہیں۔

”سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے“ (حضرت اقدس مسیح موعودؑ)

اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ انبیاء کو بھی جب مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ (آل عمران:53) یعنی کون ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے میں میرے مددگار ہوں، کہنا پڑا تو اس لیے کہ عظیم اور بڑے کاموں کو چلانے کے لیے مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو کام بہت سے لوگوں کے کرنے کا ہو اسے احسن رنگ میں کرنے کے لیے بہت سے لوگ چاہئیں اور ایک آدمی نہیں کرسکتا اور باوجود اس کے کہ انبیاء توکّل کے اعلیٰ معیار پر ہوتے ہیں، تحمل اور مجاہدات کے اعلیٰ معیار پر ہوتے ہیں وہ اسی قانون قدرت کے مطابق مددگاروں کو بلاتے ہیں۔

(ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ دوم روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 59-60)

پس آپ جو اپنے آپ کو انصار اللہ کہتے ہیں، اس بات کو ہر وقت سامنے رکھیں، کہ انصار اللہ تبھی کہلا سکتے ہیں جب اس زمانے کے امام، اللہ تعالیٰ کے فرستادے، مسیح

موعود اور مہدی معہودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صرف نام کے انصار اللہ نہ ہوں بلکہ اس روح کو سمجھتے ہوئے نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ (آل عمران: 53) کا نعرہ لگائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں تکمیلِ اشاعت دین کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا ہے یعنی تبلیغِ اسلام کا عظیم کام آپؑ کے سپرد کیا گیا ہے اور یہی کام کرنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے توقع کی ہے اور انصار اللہ کو سب سے بڑھ کر اس کا مخاطب اپنے آپ کو سمجھنا چاہیے۔ پس ہمیں اپنے عہد بیعت کو نبھانے کے لیے، اپنے انصار اللہ کے عہد کو نبھانے کے لیے، اس عظیم کام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننے کے لیے، اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس عظیم کام کو سرانجام دینے کے لیے میدان میں اترنا ہوگا، تبھی ہم حقیقی انصار اللہ کہلا سکتے ہیں۔ صرف منہ سے دعویٰ کر دینا کہ ہم انصار اللہ ہیں کافی نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنے جائزے بھی لینے ہوں گے کہ کس طرح ہم اس عظیم کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی حالتوں کو دیکھنا ہوگا کہ کیا وہ اس معیار کی ہیں جو بڑے بڑے کام سرانجام دینے کے لیے ہونی چاہئیں اور جس کی اس وقت دین کو ضرورت ہے۔ دین کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیں تعلق باللہ میں بھی ترقی کرنی ہوگی، تقویٰ میں بھی ترقی کرنی ہوگی، اپنے علم کو بڑھانے کی کوشش بھی کرنی ہوگی، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پوری طرح کاربند رہنے کے لیے بھی کوشش کرنی ہوگی۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی پیدا کر لی ہے یا اس تبدیلی کے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ضروری ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننے کے لیے ضروری ہے۔ اگر نہیں تو ہمارا نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ بےمقصد اور بےبنیاد ہے۔ ہم میں سے بعض کا تو یہ حال ہے کہ خدام الاحمدیہ کی ابتدائی عمر کے خدام مجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ اگر ہمارے بڑے قابل اصلاح ہیں تو ہمیں اس کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ جہاں یہ بات خوش کن ہے کہ ہمارے نوجوانوں میں یہ سوچ پیدا ہو رہی ہے کہ ہمارے بڑوں کے تقویٰ کے معیار وہ نہیں جو ہونے چاہئیں اور ہم اس کی اصلاح کس طرح کر سکتے ہیں وہاں قابلِ فکر اور قابلِ شرم ہے ان لوگوں کے لیے جو بجائے نوجوانوں کے لیے

نمونہ بننے کے ان کو فکرمند کر رہے ہیں۔ پھر کس منہ سے ہم نعرہ لگا سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مددگار ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لیے بہت سوچنے کا مقام ہے۔ہمیں بہت گہرائی میں جا کر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگار کس طرح بن سکتے ہیں۔

پس ہر ایک اپنے اندر کا جائزہ لے اور تلاش کرے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ہمیں اس معیار کو حاصل کرنے کے لیے اپنے اندرونے کو کھنگالنا ہو گا، اپنے اندر جھانکنا ہو گا تبھی ہمیں پتہ چلے گا کہ کس قسم کے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات سامنے رکھنا چاہتا ہوں جن سے ہمیں ان معیاروں کا پتہ چلے جو ہم نے حاصل کرنے ہیں۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک موقع پر فرماتے ہیں۔

’’اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ آتے ہیں اور وہ صاحبِ اغراض ہوتے ہیں۔‘‘ یعنی ان کی کوئی ذاتی غرضیں ہوتی ہیں۔ ’’اگر اغراض پورے ہو گئے تو خیر ورنہ کدھر کا دین اور کدھر کا ایمان۔ لیکن اگر اس کے مقابلہ میں صحابہؓ کی زندگی میں نظر کی جاوے تو ان میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔‘‘ فرمایا کہ ’’ہماری بیعت تو بیعتِ توبہ ہی ہے لیکن ان لوگوں کی بیعت تو سر کٹانے کی بیعت تھی۔‘‘ میری بیعت کی ہے تم نے تو یہ اس لیے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ نیکیوں کو قائم کریں گے، ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ کو دنیا میں پھیلائیں گے اور اپنی حالتوں کو بدلیں گے لیکن جو پرانے لوگ تھے، صحابہ تھے، انہوں نے جو بیعت کی تھی وہ زمانہ تو ایسا تھا جب ظلموں کی انتہا تھی اور جنگیں بھی ہو رہی تھیں، جنگیں ٹھونسی جاتی تھیں اور سر کٹوائے جاتے تھے۔فرمایا کہ ’’ایک طرف بیعت کرتے تھے اور دوسری طرف اپنے سارے مال و متاع، عزت و آبرو اور جان و مال سے دستکش ہو جاتے تھے گویا کسی چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور اس طرح پر ان کی کُل امیدیں دنیا سے منقطع ہو جاتی تھیں۔ ہر قسم کی عزت و عظمت اور جاہ و حشمت کے حصول کے ارادے ختم ہو جاتے تھے۔ کس کو یہ خیال تھا کہ ہم بادشاہ بنیں

گے یا کسی ملک کے فاتح ہوں گے۔ یہ باتیں ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں بلکہ وہ تو ہر قسم کی امیدوں سے الگ ہو جاتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت کو لذت کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جان تک دینے کو آمادہ رہتے تھے۔ ان کی اپنی تو یہی حالت تھی کہ وہ اس دنیا سے بالکل الگ اور منقطع تھے لیکن یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی عنایت کی اور ان کو نوازا اور ان کو جنہوں نے اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا ہزار چند کر دیا۔''

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 397-398)

یہ تو ایک احمدی کا معیار ہے جو بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوتا ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے توقع رکھ رہے ہیں لیکن جو لوگ اپنے آپ کو انصار اللہ کہتے ہیں ان کا کیا معیار ہونا چاہیے! خود ہی ہمیں اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا کہ ''لوگ حقیقتِ اسلام سے بالکل دور جا پڑے ہیں۔'' پتہ ہی نہیں کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ ''اسلام میں حقیقی زندگی ایک موت چاہتی ہے جو تلخ ہے لیکن جو اس کو قبول کرتا ہے آخر وہی زندہ ہوتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان دنیا کی خواہشوں اور لذتوں کو ہی جنت سمجھتا ہے حالانکہ وہ دوزخ ہے اور سعید آدمی خدا کی راہ میں تکالیف کو قبول کرتا ہے اور وہی جنت ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا فانی ہے اور سب مرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں آخر ایک وقت آ جاتا ہے کہ سب دوست، آشنا، عزیز و اقارب جدا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت جس قدر ناجائز خوشیوں اور لذتوں کو راحت سمجھتا ہے وہ تلخیوں کی صورت میں نمودار ہو جاتی ہیں۔ سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے'' بہت مشکل کام ہے۔ بہت محنت کرنی پڑتی ہے اس کے لیے۔ فرمایا کہ ''متقی کے لیے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔

مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا۔ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ

(الطلاق: 3-4)

پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے لیکن حصولِ تقویٰ کے لئے نہیں چاہیے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے ملے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو جو چاہو گے وہ دے گا۔ جس قدر اولیاء اللہ اور اقطاب گذرے ہیں انہوں نے جو کچھ حاصل کیا تقویٰ ہی سے حاصل کیا۔ اگر وہ تقویٰ اختیار نہ کرتے تو وہ بھی دنیا میں معمولی انسانوں کی حیثیت سے زندگی بسر کرتے۔ دس بیس کی نوکری کر لیتے یا کوئی اور حرفہ یا پیشہ اختیار کر لیتے۔ اس سے زیادہ کچھ نہ ہوتا۔ مگر آج جو عروج ان کو ملا اور جس قدر شہرت اور عزت انہوں نے پائی یہ سب تقویٰ ہی کی بدولت تھی۔ انہوں نے ایک موت اختیار کی اور زندگی اس کے بدلہ میں پائی۔''

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 106-107)

انصار اللہ کی عمر تو ایسی عمر ہے کہ جس میں اگلی زندگی کا سفر زیادہ واضح نظر آتا ہے اور آنا چاہیے۔ جتنی عمر بڑھتی ہے موت اتنی ہی قریب ہوتی جاتی ہے۔ اس میں ہماری ترجیحات کیا ہونی چاہئیں پھر میں کہوں گا اس کا اندازہ ہم خود ہی سوچ کر لگا سکتے ہیں۔ پھر انسانی پیدائش کے مقصد کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''ایسے بنو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان کے یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔'' وہ انہی کی عبادت کرتا ہے، اللہ کی عبادت تو نہیں کرتا۔ ''اس نے تو اپنا مقصود و مطلوب اور معبود صرف خواہشاتِ نفسانی اور لذائذِ حیوانی ہی کو بنایا ہوا ہے مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلۂ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ

(الذاریات: 57)

پس حصر کر دیا ہے کہ صرف عبادتِ الٰہی مقصد ہونا چاہیے۔'' محدود کر دیا ہے، انسان کو پابند کر دیا ہے کہ عبادت الٰہی تمہارا مقصد ہونا چاہیے ''اور صرف اسی غرض کے لیے یہ سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔ برخلاف اس کے اَور ہی اور ارادے اور اَور ہی اَور خواہشات ہیں۔'' لیکن عموماً کیا ہوتا ہے اس کے بالکل برخلاف ہو رہا ہے اور مختلف ارادے ہیں اور مختلف خواہشات ہیں۔ فرمایا ''بھلا سوچو تو سہی کہ ایک شخص ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ میرے باغ کی حفاظت کر۔ اس کی آبپاشی اور شاخ تراشی سے اسے عمدہ طور کا بنا اور عمدہ عمدہ پھول، بیل بوٹے لگا کہ وہ ہرا بھرا ہو جاوے۔ شاداب اور سرسبز ہو جاوے مگر بجائے اس کے وہ شخص آتے ہی جتنے عمدہ عمدہ پھل پھول اس میں لگے ہوئے تھے ان کو کاٹ کر ضائع

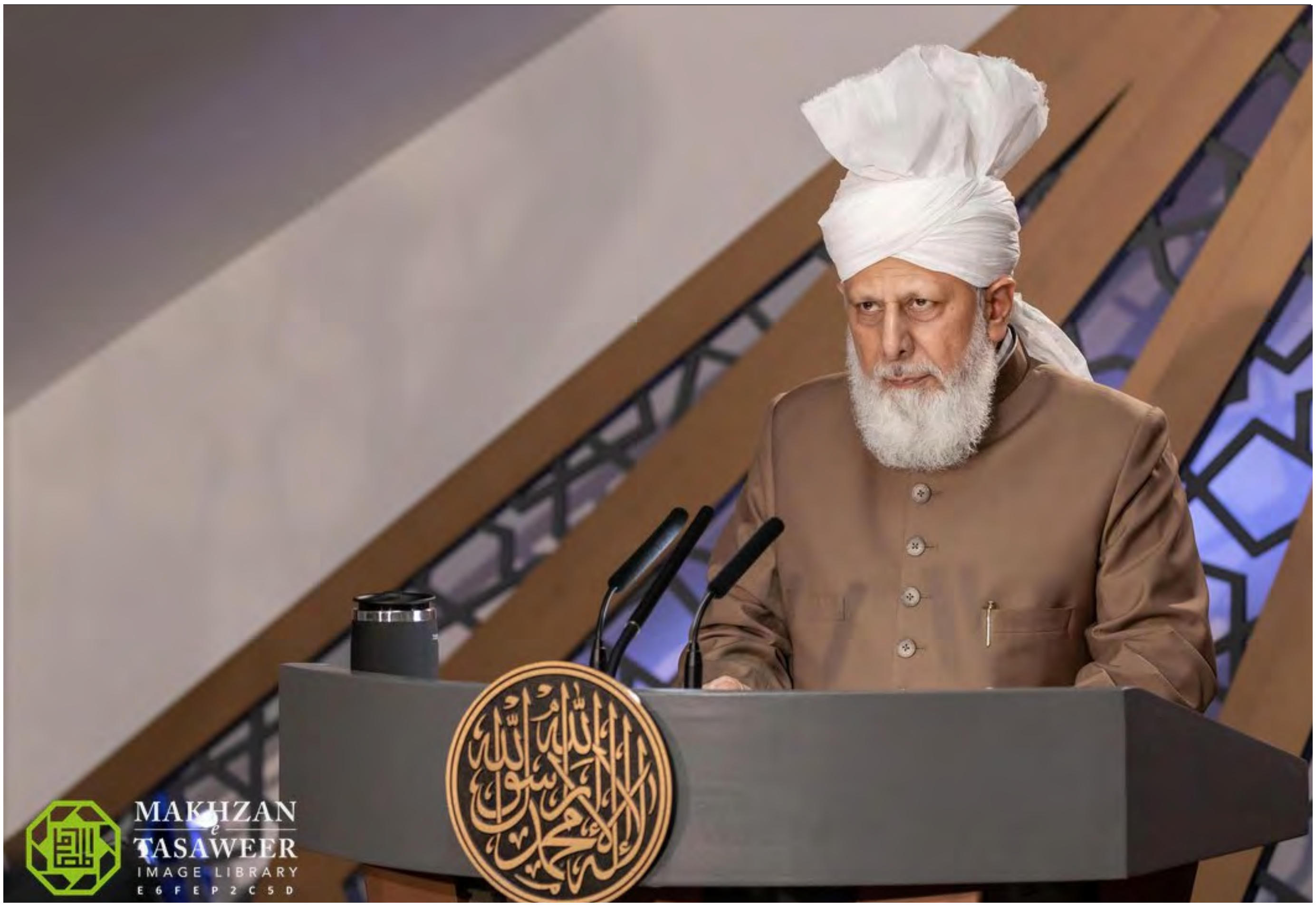

کر دے یا اپنے ذاتی مفاد کے لیے فروخت کر لے اور ناجائز دست اندازی سے باغ کو ویران کر دے تو بتاؤ کہ وہ مالک جب آوے گا تو اس سے کیسا سلوک کریگا؟'' پس انصار اللہ کا کام تو باغ کی نگہداشت کرنا ہے۔ باغوں کے پھل پھول کی حفاظت کرنا ہے۔ باغوں کی نوجوان کلیوں کوسنبھالنا ہے نہ کہ ان میں یہ احساس پیدا کرنا کہ ہمارے بڑے غلطی کر رہے ہیں۔ پس بہت سوچنے کا مقام ہے۔ ''خدا نے تو بھیجا تھا کہ عبادت کرے اور حق اللہ اور حق العباد کو بجالاوے مگر یہ آتے ہی بیویوں میں مشغول، بچوں میں محو اور اپنے لذائذ کا بندہ بن گیا اور اس اصل مقصد کو بالکل بھول ہی گیا۔ بتاؤ اس کا خدا کے سامنے کیا جواب ہو گا؟'' فرمایا ''دنیا کے یہ سامان اور یہ بیوی بچے اور کھانے پینے تو اللہ تعالیٰ نے صرف بطور بھاڑہ کے بنائے تھے جس طرح ایک یکہ بان چند کوس تک ٹٹو سے کام لے کر جب سمجھتا ہے کہ وہ تھک گیا ہے'' اس کے ٹانگے کا گھوڑا تھک گیا ہے۔ ''اسے کچھ نہاری اور پانی وغیرہ دیتا ہے اور کچھ مالش کرتا ہے تا اس کی تھکان کا کچھ علاج ہو جاوے اور آگے چلنے کے قابل ہو اور درماندہ ہو کر کہیں آدھ میں ہی نہ رہ جائے اس سہارے کے لئے اسے نہاری دیتا ہے۔ سو یہ دنیوی آرام اور عیش اور بیوی بچے اور کھانے کی خوراکیں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھاڑے مقرر کئے ہیں کہ تا وہ تھک کر اور درماندہ ہو کر بھوک سے پیاس سے مر نہ جاوے اور اس کے قویٰ کے تحلیل ہونے کی تلافی مافات ہوتی جاوے۔ پس یہ چیزیں اس حد تک جائز ہیں کہ انسان کو اس کی عبادت اور حق اللہ اور حق العباد کے پورا کرنے میں مدد دیں۔'' دنیاوی چیزیں اس لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کیے جائیں، بندوں کے حق ادا کیے جائیں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کیا جائے، اپنے مقصد پیدائش کو پہچانا جائے ''ورنہ اس حد سے آگے نکل کر وہ حیوانوں کی طرح صرف پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد بنا کر مشرک بناتی ہیں اور وہ اسلام کے خلاف ہیں۔ سچ کہا ہے کسی نے

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تُو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است''

کہ کھانا تو جینے اور یاد خداوندی کے لیے ہے۔ تُو صرف یہی سمجھتا ہے کہ زندگی محض کھانے کے لیے ہے؟ نہیں! فرمایا کہ ''مگر اب کروڑوں مسلمان ہیں کہ انہوں نے عمدہ عمدہ کھانے کھانا عمدہ عمدہ مکانات بنانا اعلیٰ درجہ کے عہدوں پر ہونا ہی اسلام سمجھ رکھا ہے۔ مومن شخص کا کام ہے کہ پہلے اپنی زندگی کا مقصد اصلی معلوم کرے اور پھر اس کے مطابق کام کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ

(الفرقان: 78)

خدا کو تمہاری پرواہی کیا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو اور اس سے دعائیں نہ مانگو۔ یہ آیت بھی اصل میں پہلی آیت

وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ

(الذاریات: 57)

ہی کی شرح ہے۔ جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنالے۔ حقوقِ نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔'' نفس کے حق جائز ہیں، ادا کرو، کرنے چاہئیں لیکن حد سے بڑھ کے نہیں۔ ''حقوق نفس بھی اس لئے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائے۔ تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں نہ اس لئے کہ وہی تمہارا مقصود اصلی ہوں۔''

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 247-249)

پس یہ ہے معیار جو ہم نے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور کوشش کرنی چاہیے۔ اگر زندگی کے اس مقصد کو ہم سمجھ گئے تو ہم حقیقی انصار میں شامل ہو جائیں گے کیونکہ یہی معیار حاصل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو نبی کے حقیقی مددگار بن سکتے ہیں۔ پھر یہ بات بیان فرماتے ہوئے کہ عبادت کے معیار ایک حقیقی مومن کے کیا ہونے چاہئیں، عبادت کس طرح کی جائے، آپ علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتی سے رنگین ہو کر کرو، خلاصہ یہ ہے۔ اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ''میں دوزخ اور بہشت پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ حق ہے اور ان کے عذاب اور اکرام اور لذائذ سب حق ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔ دوزخ بہشت کا انکار مَیں کفر سمجھتا ہوں اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہو کر کرے جیسے ماں اپنے بچہ کی پرورش کرتی ہے کیا اس امید پر کہ وہ اسے کھلائے گا۔ نہیں بلکہ وہ جانتی ہی نہیں کہ کیوں اس کی پرورش کر رہی ہے یہاں تک کہ اگر بادشاہ اس کو حکم دیدے کہ تُو اگر بچے کی پرورش نہ کرے گی اور اس سے یہ بچہ مر بھی جاوے تو تجھ کو کوئی سزا نہ دی جاوے گی بلکہ انعام ملے گا۔ تو وہ اس حکم سے خوش ہو گی یا بادشاہ کو گالیاں دے گی؟ یہ محبتِ ذاتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے نہ کہ کسی جزا سزا کے سہارے پر۔ محبت ذاتی میں اغراض فوت ہو جاتے ہیں۔'' اگر محبت ذاتی ہو تو پھر کوئی غرض نہیں رہتی ''اور خدا تو وہ خدا ہے جو ایسا رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں ان کو بھی رزق دیتا ہے۔ کیا سچ کہا ہے۔

دوستاں را کجا کنی محروم

تو کہ با دشمناں نظر داری''

دوستوں کو تو کب محروم کرے جبکہ تُو تو دشمنوں کی بھی دیکھ بھال کرتا رہتا ہے۔ ’’جب وہ دشمنوں کو محروم نہیں کرتا تو دوستوں کو کب ضائع کرسکتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’حضرت داؤدؑ کا قول ہے کہ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوگیا ہوں مگر میں نے متقی کو کبھی ذلیل و خوار نہیں دیکھا۔‘‘

پھر فرماتے ہیں کہ ’’......اصل غرض انسان کی محبتِ ذاتی ہونی چاہیے اس سے جو کچھ اطاعت اور عبادت ہو گی وہ اعلیٰ درجہ کے نتائج اپنے ساتھ رکھے گی۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے مبارک بندے ہوتے ہیں وہ جس گھر میں ہوں وہ گھر مبارک اور جس شہر میں ہوں وہ شہر مبارک۔ اس کی برکت سے بہت سی بلائیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس کی ہر حرکت وسکون اس کے در و دیوار پر خدا کی برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے۔ میں اسی راہ کو سکھانا چاہتا ہوں، اسی غرض کے لیے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔‘‘ فرمایا ’’یقیناً یاد رکھو کہ پوست کام نہیں آتا بلکہ مغز کی ضرورت ہے۔ لکھا ہے کہ ایک یہودی سے کسی مسلمان نے کہا کہ تُو مسلمان ہو جا۔ کہا کہ میں تیرے قول کو تیرے فعل (کی وجہ سے) نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔‘‘ ایک یہودی سے کسی مسلمان نے کہا کہ تُو مسلمان ہو جا یہودی نے جواب دیا کہ میں تو تیرے قول کو، تیری باتوں کو، تیرے فعل کی وجہ سے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، تُو مجھے کہہ رہا ہے مسلمان ہو جا۔ لیکن جو تیری باتیں ہیں وہ اَور ہیں، تیرا عمل بالکل اَور ہے اور مجھے تو اس چیز سے نفرت ہے، کس بات پر تم مجھے بلا رہے ہو، کس بات کے لیے بلا رہے ہو کہ میں مسلمان ہو جاؤں، کیا تبلیغ مجھے کر رہے ہو؟ کہنے لگا یہودی کہ ’’مَیں نے اپنے بیٹے کا نام خالد رکھا تھا۔‘‘ اب خالد کا مطلب ہے ہمیشہ رہنے والا۔ کہتا ہے ’’حالانکہ شام تک میں اس کو قبر میں دفن کر آیا۔‘‘ اس نام رکھنے کے باوجود وہ زندہ نہیں رہا، شام تک میں نے اس کو دفنا بھی دیا۔ تو ناموں سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ تم نام کے مسلمان کہلاتے ہو، نام کے انصار اللہ کہلاتے ہو تو اس سے تو کچھ نہیں بنے گا جب تک کہ قول و فعل ایک نہیں ہو جاتے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’نام کچھ حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا جب تک کام نہ ہو۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ مغز اور حقیقت کو چاہتا ہے، رسم اور نام کو پسند نہیں کرتا۔ جب انسان سچے دل سے سچے اسلام کی تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کو اپنی راہیں دکھا دیتا ہے جیسے فرمایا۔

وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا

(العنکبوت:70)

خدا تعالیٰ بخیل نہیں اگر انسان مجاہدہ کرے گا تو وہ یقیناً اپنی راہ کو ظاہر کر دے گا۔‘‘

فرمایا کہ ’’......مومن حقیقی مسیح کے وقت وہی ہو گا جو اس کے تابع ہو گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 107-109)

اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ وہی مسیح موعود ہونے کا ہے تو پھر اسی طرح ہمیں ان باتوں کی پابندی بھی کرنی ہو گی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں فرمائی ہیں اور وہ کیا ہے؟ خدا اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرو۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔ بعض تو کھلے طور پر بے حیائیوں میں گرفتار ہیں اور فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ایک قسم کی ناپاکی کی ملونی اپنے اعمال کے ساتھ رکھتے ہیں مگر انہیں نہیں معلوم کہ اگر اچھے کھانے میں تھوڑا سا زہر پڑ جاوے تو وہ سارا زہریلا ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جو چھوٹے چھوٹے (گناہ) ریاکاری وغیرہ جن کی شاخیں باریک ہوتی ہیں ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 96-97)

پس اس بات کے بعد ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہماری حقیقت میں تطہیر ہو گئی ہے؟ کیا ہم نے اپنی زندگیوں کو اتنا پاک کرلیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں یا اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو اب ہم دوسروں کو حقیقی رنگ میں راستہ نہیں دکھا سکیں گے۔ پس ہمیں بڑے خوف سے بڑی دعاؤں اور استغفار کے ساتھ اپنے جائزے لیتے رہنے چاہئیں۔

پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ قرآن کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت ہے، آپؑ فرماتے ہیں ’’پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم میں علمی اور عملی تکمیل کی ہدایت ہے چنانچہ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ (الفاتحہ:6) میں تکمیل علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیل عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ (الفاتحہ:7) میں فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتمّ ہیں وہ حاصل ہو جائیں۔ جیسے ایک پودا جو لگایا گیا ہے جب تک پورا نشوونما حاصل نہ کرے اس کو پھل پھول نہیں لگ سکتے۔ اسی طرح اگر کسی ہدایت کے اعلیٰ اور اکمل نتائج موجود نہیں ہیں وہ ہدایت مردہ ہدایت ہے جس کے اندر کوئی نشوونما کی قوت اور طاقت نہیں ہے۔ جیسے اگر کسی کو وید کی ہدایت پر پورا عمل کرنے سے کبھی یہ امید نہیں ہوسکتی کہ وہ ہمیشہ کی مکتی یا

نجات حاصل کر لے گا اور کیڑے مکوڑے بننے کی حالت سے نکل کر دائمی سرور پا لے گا تو اس ہدایت سے کیا حاصل۔ مگر قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کئے جاتے ہیں وہ ایک شجرِ طیب کی مثال جو قرآن شریف میں دی گئی ہے، بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔''

پس یہ عمل ہونے چاہئیں ہمارے۔ قرآن کریم کے حکموں کی تلاش کریں، جو نواہی اور اوامر ہیں ان کو دیکھیں، جو نہ کرنے والی باتیں ہیں، ان سے رکیں جو کرنے والی باتیں ہیں ان کو اختیار کریں، اپنی حالتوں کو بہتر بنائیں تبھی ہم حقیقی بیعت کا حق ادا کر سکتے ہیں اور تبھی ہم حقیقی رنگ میں انصار اللہ بن کے یہ پیغام دنیا کو پہنچا سکتے ہیں اور دنیا کو سیدھے رستے پہ چلا سکتے ہیں۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں ''ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ ان میں پیدا ہوتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 1، صفحہ 188-189) جو یہ سب کام کرتے ہیں وہ پھر ایسے پھل پیدا کرتے ہیں جس میں ایک خاص قسم کی حلاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ ذائقہ پیدا ہو جاتا ہے، ایک عجیب مزہ بن جاتا ہے اس چیز کا۔

پھر عملی حالتوں کو قرآنی تعلیم کے مطابق ڈھالنے اور اپنے قول وفعل کو ایک کرنے کے بارے میں تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر: 3-4) کی تفسیر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں۔ ''مجھے معلوم ہے کہ ایک شخص ایک مولوی کی صحبت کے باعث مسلمان ہونے لگا۔'' باتیں سن سن کے، نیکی کی باتیں سن کے مسلمان ہونے لگا۔ ''ایک روز اس نے دیکھا کہ وہی مولوی شراب پی رہا تھا تو اس کا دل سخت ہو گیا اور وہ رک گیا۔'' اس نے کہا کہ باتیں تو بڑی اچھی کر رہا ہے، نیکی کی باتیں بتا رہا ہے، شراب کے نقصان مجھے بتا رہا ہے لیکن ایک دن وہ مولوی خود بیٹھا شراب پی رہا ہے۔ اس نے کہا پھر ایسے مذہب سے بچ کے ہی رہنا چاہیے۔ فرمایا ''غرض تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ میں یہ فرمایا کہ وہ اپنے اعمال کی روشنی سے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں۔'' یعنی اپنے عمل جو ہیں اس سے دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں، صرف باتوں سے نہیں کرتے ''اور پھر ان کا شیوہ یہ ہوتا ہے۔ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ یعنی صبر کے ساتھ وعظ ونصیحت کا شیوہ اختیار کرتے ہیں۔'' اور پھر صبر کے ساتھ وعظ ونصیحت کرتے جاتے ہیں۔صرف باتوں کے ذریعہ سے تبلیغ نہیں کرنی بلکہ اپنے عمل سے تبلیغ کرنی ہے، اپنے عمل سے دوسروں کو قائل کرنا ہے اور پھر مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہتے ہوئے ان کو نصیحت کرنا اور تبلیغ کرتے چلے جانا ہے۔ ''جلدی جھاگ منہ پر نہیں لاتے۔''

(ملفوظات جلد 1، صفحہ 191-192)

غصہ میں نہیں آ جاتے یہ لوگ اگر مخالفت ہو تو۔ پس تبلیغ کے لیے یہ دو باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں کہ اپنے عمل اور تعلیم میں مطابقت پیدا کرنا اور دوسرے صبر سے کام لیتے ہوئے مستقل مزاجی سے اور برداشت سے تبلیغ کرتے چلے جانا ہے۔ پس ہمیں اس حوالے سے بھی اپنے جائزے لینے چاہئیں اور تبلیغ کے کام کو آگے بڑھانا چاہیے۔ یہاں تو مواقع ایسے ہیں کہ تبلیغ کے بہت سارے کام ہو سکتے ہیں۔ جہاں روکیں ہیں وہاں اگر روکیں ہمارے رستے میں حائل ہیں اور قانون اور حکومتیں اگر رستے میں حائل ہیں تو دوسری جگہ جہاں ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیوں نہ اٹھایا جائے۔ پس جو اِن ملکوں میں رہ رہے ہیں، آزادانہ طور پر جن کو تبلیغ کے مواقع میسر ہیں ان کو چاہیے کہ پہلے سے بڑھ کر تبلیغ کے لیے میدان میں نکلیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ اسلام ہی وہ حقیقی مذہب ہے جو دنیا کو راہ راست پر لا سکتا ہے اور دنیا کو نجات دلا سکتا ہے۔

بہرحال یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا کرتے ہوئے کریں گے تو برکت ہو گی۔ ذاتی اغراض نہیں ہونی چاہئیں جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''انسان کو چاہیے کہ ساری کمندوں کو جلا دے اور صرف محبت الٰہی ہی کی کمند کو باقی رہنے دے۔ خدا نے بہت سے نمونے پیش کئے ہیں۔ آدمؑ سے لے کر نوحؑ و ابراہیمؑ اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تک کل انبیاء اسی نمونہ کی خاطر ہی تو اس نے بھیجے ہیں تا لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں۔جس طرح وہ خدا تعالیٰ تک پہنچے اسی طرح اَور بھی کوشش کریں۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اعمال سے ساری جماعت کو بدنام کرو۔'' فرمایا کہ ''شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں: بدنام کنندہ نکو نامے چند''

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 246)

کہ ایک برا آدمی کئی نیک ناموں کی بدنامی کا باعث بن جاتا ہے۔ پس ہمیں بہت سوچنے کی ضرورت ہے۔ انصار اللہ، حقیقی انصار اللہ بننے کے لیے بہت غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی محبت ہمیں اپنے دل میں پیدا کرنے کی بہت کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے عمل بھی اس وقت حقیقی عمل بنیں گے جب ہم خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے نیکیاں بجا لانے کی کوشش کریں گے۔ ہمارے کاموں میں برکت اس وقت پڑے گی جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر

چلیں گے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم کام میں معاون و مددگار تبھی بن سکیں گے جب ہم اپنے ہر قول وفعل کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں کے مطابق کرتے ہوئے پھر اللہ تعالیٰ سے اس میں برکت کی دعائیں مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا صحیح طریق اپنی عبادتوں کو اس کے حکم کے مطابق بجا لانا ہے یعنی پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت اور ادائیگی، دلی سوز سے ادائیگی اور توجہ کے ساتھ ادائیگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا ’’سو تم نمازوں کو سنوارو اور خدا تعالیٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب کرو۔ اس کی نواہی سے بچے رہو۔ اس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو۔ دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو۔ اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع وسجود میں دعا کا موقع ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو، رسمی نماز کچھ ثمرات مرتب نہیں لاتی۔‘‘ رسمی نمازوں کو کوئی پھل نہیں لگتے صرف فرض پورا کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔ ’’اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔ نماز وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے سلام پھیرنے کے وقت تک پورے خشوع خضوع اور حضور قلب سے ادا کی جاوے اور عاجزی اور فروتنی اور انکساری اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح سے ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبت اور خوف سے بھری ہوئی نماز ادا کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 5، صفحہ 236)

یہ ہے نماز کی حقیقت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہماری کامیابی دعاؤں سے ہی ہونی ہے۔ پس جب ہم اپنی عملی حالتوں کی تبدیلی کے ساتھ دعاؤں اور عبادات کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی انصار میں شمار ہو سکتے ہیں۔ تبھی ہم اپنی اگلی نسلوں کے ذہنوں میں سوال پیدا کرنے کی بجائے ان کی اصلاح اور جماعت سے جوڑنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا سے پہلے میں یہ بھی بتا دوں کہ اس وقت مَیں جس جگہ سے بول رہا ہوں، خطاب کر رہا ہوں یہ ایم ٹی اے اسلام آباد کا نیا سٹوڈیو ہے اور آج پہلی دفعہ یہاں سے یہ پروگرام جاری ہو رہا ہے گویا کہ انصار اللہ کے اس اجتماع کے ساتھ اس کا افتتاح بھی ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی اسلام کا پیغام، دین کا پیغام پہنچانے کا ذریعہ بنائے اور پہلے سے بڑھ کر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ سکے۔ اب دعا کر لیں۔

(الفضل انٹرنیشنل، 19؍ اکتوبر 2021ء)

افتتاحی خطاب محترم مبارک احمد شاہد صاحب
صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی، 2021ء

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے فرمایا:

"یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں ہیں کہ مجلس انصار اللہ جرمنی کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے (الحمد للہ)۔ یہ جو اجتماعات اور جلسے ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حصول اور اپنے تقویٰ کو بڑھانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ کورونا وائرس کی وجہ سے پچھلے سال ہم اپنا اجتماع منعقد نہ کر سکے، اس سال بھی ابھی یہ وبا ختم نہیں ہوئی لیکن اس کے باوجود جو اجتماعات کی اہمیت ہے، جو اجتماعات کے فوائد ہیں، جو اجتماعات کی اغراض ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے نیشنل عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ہم اپنا اجتماع منعقد کریں، حضور اقدس نے ازراہ شفقت اس اجتماع کو منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حالات کے پیش نظر ہم پھر بھی کچھ سست روی کی طرف (مائل) تھے کہ شائد اجتماع کے انعقاد میں کوئی مشکلات ہوں، لیکن آپ سب جانتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے کے بعد کا جو حضور انور کا خطبہ جمعہ تھا اس میں حضور انور نے اس امر کا اظہار فرمایا کہ جلسے کی انتظامیہ کچھ سست تھی لیکن حضور انور نے فرمایا جلسہ ضرور کرنا ہے اور پھر پورا خطبہ حضور انور نے ان برکات کے متعلق ارشاد فرمایا جو جلسہ اور اجتماعات کے ساتھ منسلک ہیں۔ اس کے بعد ہم نے مضبوط اِرادہ کیا کہ ان شاء اللہ العزیز! ہم اپنا اجتماع ہر حالت میں کریں گے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور اقدس کی دعاؤں کے ساتھ ہم اپنے اجتماع کے اندر بیٹھے ہیں۔

یقیناً یہ ایک منفرد اجتماع ہے، جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پہلے جلسوں سے منفرد ہے، اسی طرح یہ ہمارا اِجتماع بھی ہے جس میں بہت ساری پابندیاں ہیں جیسا کہ آپ ابھی دیکھ رہے ہیں کہ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جُڑ کر نہیں بیٹھ سکتے اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں۔ لیکن ایک خاصیت اس اجتماع کی یہ بھی ہے، آپ لوگ دیکھ رہے ہونگے کہ یہ مجلس انصار اللہ جرمنی کا چالیسواں سالانہ اجتماع ہے اور یہ بھی آپ سب جانتے ہیں کہ یہ جو چالیس کا ہندسہ ہے اس کے ساتھ مجلس انصار اللہ کا گہرا تعلق ہے، مثلاً 1940ء میں حضرت مصلح الموعودؓ نے مجلس انصار اللہ کی بنیاد رکھی، پھر اسی طرح چالیس سال کی عمر کو پہنچنے والے مردوں کو آپ نے مجلس انصار اللہ میں شامل ہونے کا ارشاد فرمایا۔ تو یہ جو انصار اللہ جرمنی کا اِجتماع ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی ناصر ہو چکا ہے۔ اس لحاظ سے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ بانی

مجلس انصار اللہ نے انصار کی عمر کے افراد سے کیا توقعات کی ہیں اور پھر بعد کے خلفاء احمدیت نے انصار کی عمر کے لوگوں سے کیا توقعات کی ہیں اور پھر اگر ہم مذہب کی تاریخ میں پیچھے چلے جائیں تو انصار نے کیا کیا کام کئے ہیں اور سب سے بڑھ کر پھر قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے جو انصار کے ذمہ کام لگایا ہے، پھر جنہوں نے خود انصار ہونے کا اعلان کیا، ان انصار کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہے، جنہوں نے یہ کہا کہ نَحۡنُ اَنۡصَارُاللّٰہِ!

تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع میں (جو انصار کی عمر کو پہنچ چکا ہے) ہم سب کو، جو آج اس بابرکت محفل میں شامل ہیں، انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے مطابق اس اجتماع کی غرض و غایت اور مقاصد کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ہمارے اجتماعات، جلسے، اجلاسات وہ محفلیں ہیں جن کا ذکر ہمیں مختلف احادیث مبارکہ میں ملتا ہے، رسول کریم ﷺ نے ایک جگہ فرمایا: کہ اے لوگو جنت کے باغوں میں چَرنے کی کوشش کیا کرو! صحابہؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ جنت کے باغ کیا ہیں، ان سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے، جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں، ساری فضا ان کے سایہ سے مامور ہو جاتی ہے پھر وہ خدا کی طرف جاتے ہیں اور سب کیلئے بخشش کی سفارش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ انہیں سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا! فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ان میں کچھ لوگ ایسے بھی شامل تھے جو وہاں سے گزر رَہے تھے، وہاں لوگوں کو دیکھ کر بیٹھ گئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ان کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہے گا۔

پیارے انصار بھائیو! ہمارے یہ اجتماعات اور جلسے یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ محفلیں ہیں جس کا ذکر ہم نے اس حدیث مبارکہ میں سنا ہے، یہ وہ محفلیں ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے، رسول کریم ﷺ پر درود شریف بھیجا جاتا ہے، یہ وہ محفلیں ہیں جس میں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقاصد کی باتیں ہوتی ہیں، دین کو دنیا میں پھیلانے کی باتیں ہوتی ہیں۔ ہمارا اِیمان ہے یہ وہی محفلیں ہیں جس کا ذکر اس حدیث میں ہوا ہے۔ ان اجتماعات کی جو برکات ہیں اس کے متعلق ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں یہ اجتماعات اور جلسے محض تربیتی مقاصد کیلئے ہوتے ہیں اور ان کے ذریعہ احباب کو نیکی کی باتیں سننے کا موقع ملتا ہے، باجماعت نمازوں اور دعاؤں کی توفیق ملتی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات سن کر بعض اوقات ایسی قلبی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے جو انسان کی کایا پلٹ دیتی ہے اور اسے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور نیک اعمال بجا لانے کی ترغیب دیتی ہے۔ اس لئے ان اجتماعات کو خدا کا فضل سمجھ کر ان میں پوری تیاری کے ساتھ اور پھر بھرپور رنگ میں استفادہ کرنے کی نیت سے شامل ہونا چاہیے۔ پھر حضور

فرماتے ہیں: بالعموم آپ میں سے ہر ایک اپنے گھر کا سربراہ اور نگران ہے، اس لحاظ سے جو کچھ آپ نے کرنا ہے اور جس طرز پر آپ نے زندگی گزارنی ہے اس کے اثرات آگے آپ کی اولاد در اولاد پر بھی پڑیں گے، مَیں کئی بار مختلف ممالک کے اجتماعات پر پیغام بھجوا کر یا خود حاضر ہو کر اپنی تقریروں میں آپ کو آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا چکا ہوں جن میں سے سب سے بنیادی ذمہ داری نمازوں کی پابندی اور تلاوت قرآن کریم میں باقاعدگی پیدا کرنے سے تعلق رکھتی ہے، آپ سب عمر کی پختگی کے اس دور سے گزر رہے ہیں جو دوسروں کیلئے ایک مثالی اور نمونے کی زندگی کا دَور ہوتا ہے۔ پس آپ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں، نیک نمونے قائم کریں اور نیکی کی باتوں کا اپنے گھروں میں آئندہ نسلوں کو درس دیتے رہیں۔ ان اجتماعات کا ایک مقصد تقویٰ کا حصول بھی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے متعلق فرمایا کہ تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابرار کیلئے پہلا انعام شربت کافوری ہے، اس شربت کے پینے سے دل برے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں، پھر ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: تقویٰ ہر ایک عمل کی جڑ ہے، جو اس سے خالی ہے وہ فاسق ہے، تقویٰ سے زینت اعمال پیدا ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے، اسی کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کا ولی بن جاتا ہے، سو یہ ایک نعمت ہے کہ ولیوں کو خدا تعالیٰ کے فرشتے نظر آتے ہیں، آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے لیکن ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھائی جاتی ہے، انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے، اور نظر آتا ہے۔

انصار بھائیو! جیسا کہ میں نے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں ان اجتماعات کی اہمیت و برکات آپ کے سامنے رکھیں، ہماری یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری درخواست پر اجتماع کے موقع پر خصوصی پیغام ارسال فرمایا ہے، اب خاکسار آپ کے سامنے وہ پیغام جو حضور انور نے خاص طور پر انصار اللہ جرمنی کے نام بھجا ہے پڑھے گا۔ اس امید، اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پیغام کے ایک ایک لفظ کو سمجھنے، اس پر نہ صرف خود عمل کرنے کی توفیق دے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی اس پر عمل کروانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔ اس پیغام کا بہت گہرا تعلق تقویٰ اور عہد بیعت کے ساتھ ہے، آج بھی ہم نے ایک عہد دہرایا ہے، یاد رکھیں کہ مومن کی یہ بھی ایک نشانی ہے کہ وہ اپنے عہدوں کی پاسداری کرتا ہے اور ہم وہ مومن ہیں جو سال میں کئی بار اپنے اس عہد کو دہراتے ہیں، اب خاکسار آپ کے سامنے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام جو خاص طور پر اس اجتماع کیلئے حضور نے بھجوایا ہے، وہ رکھتا ہے۔

”حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجلس انصار اللہ جرمنی کے لئے بھجوایا گیا خصوصی پیغام اس شمارہ کے آغاز میں ملاحظہ فرمائیں۔“

باہمی اخوّت و محبت

طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ

انبیاء علیہم السلام کی بعثت سے قبل کے معاشرے باہمی انتشار، عداوت اور جھگڑوں کا شکار ہوتے ہیں۔ لوگ باہم دست و گریبان ہوتے ہیں۔ معمولی معمولی باتوں پر جھگڑے اور دشمنیاں ایسی کہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے مطابق ان لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیاءؑ کو مبعوث فرماتا رہا تاکہ وہ الٰہی نور کے ذریعہ بنی نوع انسان کو آگ کے گھڑے سے بچاتے ہوئے انہیں باہمی محبت و اخوت کی لڑی میں پرو دیں۔ اس لحاظ سے جو شخص بھی اپنے آپ کو ان انبیاءؑ سے جوڑتا رہا اسے اللہ تعالیٰ نے جو انعامات عطا فرمائے ان میں سے ایک عظیم الشان انعام یہ تھا کہ وہ اخوت، بھائی چارے اور ایک لازوال محبت ومودت کے رشتہ میں بندھ گیا۔ اللہ تعالیٰ ان انبیاءؑ کی بدولت ان کے دلوں کو نہ صرف کینہ، بغض، نفرت اور باہمی عداوت سے پاک کرتا ہے بلکہ ان کے دل باہمی محبت اور پیار سے بھر جاتے ہیں۔ اس نمونے کو اگر اس دنیا میں دیکھنا ہو تو سب سے عظیم الشان نمونہ ہمیں ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے وجود میں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر قرار دیا، روشن چمکتا ہوا سورج، کہ جس کے مقابلے پر کوئی دوسرا سورج روشن نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی آمد کے ساتھ اللہ تعالیٰ عرب جیسے بگڑے ہوئے معاشرے میں محبت اور اخوت اور مودت کا ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا کرتا ہے، ایسا عجیب معجزہ دکھاتا ہے کہ جس کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے وجود کو حبل اللہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

آل عمران: (104)

یعنی ”اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے) تم پر (کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔“ پھر فرمایا:

وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ ؕ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ

(سورہ انفال: 64)

یعنی ”اور اس نے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ اگر تُو وہ سب کچھ خرچ کر دیتا جو زمین میں ہے تب بھی تُو ان کے دلوں کو آپس میں باندھ نہیں سکتا تھا۔ لیکن یہ اللہ ہی ہے جس نے ان (کے دلوں) کو باہم باندھا۔ وہ یقیناً کامل

غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔" چنانچہ یہ الفت و محبت خدا کے خاص احسان اور اس کے فضل سے پیدا ہوتی ہے۔

عرب کے وحشی جو گوبر کی مانند تھے، جو بدلہ لینا اپنا فرض سمجھتے تھے، جب آنحضرت ﷺ پر ایمان لاتے ہیں تو آپ کی تربیت کے نتیجہ میں وہ گوبر سونے کی ڈلی کی مانند چمکنے لگتا ہے۔نسل در نسل پرانی دشمنیوں کو بھول کر محبت اور اخوت کے رشتہ میں پروئے جاتے ہیں۔ ایسی شاندار ان کی تربیت ہوتی ہے کہ عرش کا خدا ان کے بارے میں گواہی دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (الفتح:30) یعنی یہ اصحاب رسول ﷺ کفار کے مقابلہ میں تو بہت سخت ہیں تاہم آپس میں الفت و محبت اور رحمت وشفقت کے پیکر ہیں۔ اوس اور خزرج کی پشتہا پشت کی دشمنیاں ختم ہو جاتی ہیں اور وہ محبت و الفت کے رشتہ میں بندھ جاتے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ کی برکت سے مہاجرین مکہ اور انصار مدینہ کے درمیان مواخات دنیا کے تمام مسلمانوں کے لیے ایک اعلیٰ عملی نمونہ ہے۔ انصار صحابہؓ اپنے باغات مہاجرین کو پیش کر دیتے ہیں اور رشتوں، حتیٰ کہ وراثت تک میں اُنہیں حصہ دار بنانے کے ارادے کر لیتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باہمی اخوت و بھائی چارے اور الفت و محبت بڑھانے کی بارہا تاکید کی ہے، چنانچہ ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تم میں سے سب سے زیادہ میرے محبوب وہ ہیں جو بہترین اخلاق کے حامل ہوں، نرم خُو ہوں، وہ لوگوں سے اُنس رکھتے ہوں اور لوگ ان سے مانوس ہوں اور تم میں سب سے زیادہ مبغوض میرے نزدیک چغل خور، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور بے گناہ لوگوں پر تہمت لگانے والے ہیں۔ (ترغیب و ترھیب جلد مطبوعہ کتاب الادب الترغیب فی الخلق) پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: "مومن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور اس سے محبت کی جاتی ہے۔ جو لوگ دوسروں سے محبت نہیں کرتے اور نہ ان سے محبت کی جاتی ہو ان میں کوئی بھلائی نہیں"

(تاریخ ابن عساکر جلد 3، ص 22، من اسمہ اسماعیل)

تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے طبعاً محبت کرتا ہے۔ اور اخوت دراصل وہ بھائی چارہ ہے جس کی بنیاد مسلمانوں کی آپس میں محبت اور خیر خواہی پر استوار ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (سورۃ الحجرات: 11) یعنی "مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔" اگر دو مومن بھائیوں کے درمیان ناراضگی یا رنجش پیدا ہو جائے تو ضروری ہے کہ صلح کرنے میں جلدی کی جائے۔حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے اور یہ کہ وہ راستے میں ایک دوسرے سے ملیں تو منہ پھیرلیں۔ ان دونوں میں سے بہترین وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(الادب المفرد للبخاری، باب من بدا بالسلام)

ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ میں کسی بات پر تکرار ہوگئی تو حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھوڑی دیر بعد حضرت عمرؓ بھی چلے آئے۔حضرت عمرؓ عرض کرتے تھے یا رسول اللہ ﷺ! زیادتی میری

تھی اور حضرت ابوبکرؓ کہتے کہ نہیں مجھ سے زیادتی ہوئی۔

(بخاری کتاب المناقب باب قول النبی ﷺ ل وکنت متخذ خلیلا)

یہی رنگ آپ ﷺ کے عاشقِ صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہؓ نے اپنایا۔حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ میں سیرتِ صدیقی کا یہ وصف نمایاں تھا کہ ناراضگی کی صورت میں صُلح میں پہل کرتے تھے اور ہمیشہ بغض و کینہ سے اپنا سینہ صاف رکھتے تھے۔حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر اور حضرت میر صاحب ناظم تھے۔ کسی معاملہ پر اختلاف ہوگیا مگر حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ کے سمجھانے پر عرفانی صاحب نے میر صاحب سے معذرت کا ارادہ کرلیا۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ خود حضرت میر صاحب تشریف لائے اور بآواز بلند السلام علیکم کہہ کر عرفانی صاحب سے بغل گیر ہوکر صلح میں پہل کر دکھائی۔

(حیات ناصر صفحہ 22)

اسی طرح حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ میں کسی بات پر جھگڑا ہوگیا۔ دراصل امام حسینؓ کی زیادتی تھی اور امام حسنؓ حق پر تھے۔ دوسرے دن صبح ہی حضرت امام حسنؓ امام حسینؓ کی طرف دوڑے جا رہے تھے۔ کسی نے دیکھا تو دریافت کیا، کیوں جارہے ہیں۔حضرت امام حسنؓ نے جواب دیا حسینؓ سے معافی مانگنے۔ اس نے کہا زیادتی تو ان کی تھی تو جواب دیا کہ اسی لئے تو میں جلدی کر رہا ہوں کہ وہ مجھ سے پہلے معافی نہ مانگ لے اور اس طرح دنیا میں بھی مجھ پر زیادتی کر کے پھر آخرت میں بھی مجھ سے آگے بڑھ جاوے اور میں دنیا و آخرت میں پیچھے رہ جاؤں۔

(خطبات محمود جلد 7 صفحہ 87)

دوسروں کا بھی فرض ہے کہ وہ صلح کروانے میں مدد کریں نہ کہ ناراضگی بڑھانے میں منفی کردار ادا کریں۔ صلح کروانے والے کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ ایک موقعہ پر فرمایا کہ کیا میں تمھیں ایسا کام نہ بتاؤں جو فرائض یعنی نماز، روزہ، حج، زکوۃ سے بھی زیادہ افضل ہے۔ اور فرمایا کہ وہ لوگوں کے درمیان صلح کروانا ہے۔ مسلمان نہ صرف یہ کہ بھائی بھائی ہیں بلکہ بحثیت انسان سب برابر ہیں۔ بے جا تفاخر کا دروازہ اسلام نے بند کر دیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے اس بات کو واضح کرتے ہوئے فرمایا،'' اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔خبردار عربی کو تمہارے عجمی پر یا عجمی کو عربی پر اور سرخ کو سیاہ پر یا سیاہ کو سرخ پر کوئی برتری نہیں۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

باہمی محبت و اخوت قیامت کے دن چہرے منور کرنے اور خوشحالی کا باعث ہوگی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے بندوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو نہ تو پیغمبر ہیں اور نہ ہی شہید لیکن ان کی قسمت پر انبیاء اور شہدا بھی رشک کریں گے۔'' صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا،''یہ وہ لوگ ہیں جو بغیر کسی غرض کے محض اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے چمک رہے ہوں گے اور وہ بلند مرتبے پر ہوں گے۔ انہیں کوئی ڈر نہ ہوگا جب کہ لوگ ڈر رہے ہوں گے اور انہیں کوئی غم نہ ہوگا جب کہ لوگ غم زدہ ہوں گے۔''

(سنن ابی داود ابواب الاِجارۃ باب فی الرھن، حدیث: 3527)

رسول پاک ﷺ نے اخوّت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''تُو مومنوں کو

باہم رحم کرنے، باہم محبت کرنے اور باہم شفقت کرنے میں ایک جسم کی مانند دیکھے گا کہ جب ایک عضو بیمار ہو تو تمام جسم اس کی خاطر بے خوابی اور بخار میں اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔''

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ میں اُنہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں۔

(صحیح مسلم کتاب البرو الصلۃ والآداب باب فی فضل الحب فی اللہ تعالیٰ حدیث نمبر 6548)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بخش دیتا ہے جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں مگر ان کی محبت ہر غرض سے پاک ہوتی ہے، ان کی محبت فقط اللہ کے لئے ہوتی ہے''۔ ایک اور موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ۔ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔''

(سنن ابی داود کتاب الأدب باب فی افشاء السلام، حدیث: 5193)

اخوت و محبت کو مضبوط اور مستحکم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ''تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کیلئے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کیلئے چاہتا ہے۔''

(صحیح البخاری کتاب الإیمان باب من الإیمان أن یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ، حدیث: 13)

آنحضرت ﷺ نے مختلف طریقوں سے ہمیں سمجھایا ہے کہ آپس میں اخوت اور بھائی چارے کی فضا کس طرح پیدا کرنی ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ''جو شخص کسی کی بے چینی اور اس کے کرب کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کرب اور اس کی بے چینی کو دور کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لئے آسانی اور آرام کا سامان بہم پہنچائے گا۔ اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کے لئے کوشاں رہتا ہے۔''

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی الستر ۃ علی المسلم)

وہ امور جو باہمی اخوت و محبت کی راہ میں حائل ہو سکتے ہیں، اسلام نے ان پر کیسی قدغنیں لگائی ہیں اور مسلم معاشرے سے کس طرح ان چیزوں کو ختم کرنے کی تاکید کی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رُخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔''

(صحیح البخاری کتاب الادب باب الھجرۃ، حدیث نمبر 6076)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو۔ یعنی بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ

کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔ اُس کی تحقیر نہیں کرتا۔ اُس کو شرمندہ یا رُسوا نہیں کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تقویٰ یہاں ہے۔ یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین دفعہ دہرائے۔ پھر فرمایا۔ انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام اور اُس کے لئے واجب الاحترام ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر، حدیث نمبر 6541)

اب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق امام زمانہ کا ظہور ہوچکا۔ وہ حضرت محمد ﷺ کے بروز کامل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو ازسرنو زندہ کرنے کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں۔ آپؑ کے آنے کے دو بڑے مقاصد ہیں ایک یہ کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے اور لوگوں کے دل خدا کی محبت سے بھر جائیں دوسرا یہ کہ بنی نوع انسان کے درمیان محبت و اخوت کا رشتہ قائم ہوجائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے...میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔ (آل عمران: 104) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بلا میں ہے اس کا انجام اچھا نہیں......یاد رکھو بغض کا جُدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی؟ وہ ضرور ہوگی۔تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔...ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ مَیں کسی کے سبب سے اپنے اُوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہوکر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رَہ کر پانی تو چُوستی ہے، مگر وہ اُس کو سر سبز نہیں کرسکتی، بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد1صفحہ 336۔ ایڈیشن 2003ءمطبوعہ ربوہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار

مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہر گز نہیں چاہئے بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجائے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد سوئم، صفحہ 347)

”اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا، مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں محبت اور اخوت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہَزل اور تَمَسخُر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔... ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔“

(ملفوظات جلد اول، صفحہ 266 تا 268)

”تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 12,13)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: جس طرح لوہا اور مقناطیس الگ نہیں رہ سکتے اس طرح دو مومن بھی الگ نہیں رہ سکتے اگر کبھی کوئی تنازع ہو بھی جائے تو جلد سے جلد صفائی کی کوشش کرنی چاہئے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے صلح کرے وہ پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

(خطبات محمود جلد 7، صفحہ 87)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”احسان کا تقاضا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رسّی کو مزید مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اس کے حکموں پر عمل کیا جائے۔ اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کئے جائیں اور یوں اللہ کا پیار بھی حاصل کیا جائے اور جہاں ہم اس طرح اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر رہے ہوں گے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی وجہ سے آپس میں مضبوط بندھن میں بندھ رہے ہوں گے۔ اور جب ہم اس طرح بندھے ہوں گے اور اللہ کی رسّی کو تھامے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کر رہے ہوں گے تو ہمارا ایک رعب قائم ہو گا جو مخالفین کے ہر حملے سے ہمیں محفوظ رکھے گا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا جماعتی وقار بھی جاتا رہے گا اور تمہارے اندر بزدلی بھی پیدا ہو جائے گی۔ جیسا کہ فرمایا وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ لَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَ تَذۡہَبَ رِیۡحُکُمۡ وَ اصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (الانفال:47) اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔“

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 520)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کی ناراضگیوں کو دور کر کے محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں۔ ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھیں۔ اس سے خدا سے تعلق مزید مضبوط ہو گا اور مزید نیکیاں اختیار کرنے اور برائیاں چھوڑنے کی توفیق ملے گی۔“

”اس کوشش میں رہنا چاہیے کہ آپس میں محبت اور اخوت کی فضا پیدا ہو، بھائی چارے کی فضا پیدا ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں ایک دوسرے کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ تو تقویٰ کا اعلیٰ معیار تبھی قائم ہو سکتا ہے جب پیار، محبت اور عاجزی اور ایک دوسرے کی خاطر قربانی کی روح پیدا ہو۔ کیونکہ جس میں اپنے بھائی کے لئے محبت نہیں اس میں تقویٰ بھی نہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ جون 2005ء)

ہمارا Love for all Hatred for none کا نعرہ محض غیروں کیلئے نہیں بلکہ اس کا آغاز دراصل دینی بھائیوں سے ہونا چاہئے۔ تب ہی ہم اس محبت کو پوری دنیا پر محیط کرنے کے سچے دعویدار ہو سکتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم آپس کے تعلقات میں محبت و مودّت کے جذبات اور ایک دوسرے کے لئے رحم کو بڑھانے والے ہوں۔ ہم وہ جماعت بن جائیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواہش تھی، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں آپ علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے تھے۔ تاکہ جماعت احمدیہ دنیا کے امن کی بھی ضامن بن جائے۔ آمین

خلافت سے وابستگی

شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾ وَ الۡعَصۡرِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِیۡ خُسۡرٍ ۙ﴿۳﴾ اِلَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ﴿۴﴾

(سورۃ العصر)

جیسا کہ ابھی آپ نے سماعت فرمایا ہے، خاکسار کو خلافت سے وابستگی اور انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے آپ دوستوں کے سامنے کچھ عرض کرنے کا ارشاد ہوا ہے۔ ایک وکیل اپنے دوست کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا اپنے والد کے ساتھ کوئی جھگڑا تھا جائیداد کا، تو اس حوالہ سے ان کے درمیان جو بھی فیصلہ ہوا، اس کے مطابق میں اس دوست کے ساتھ اس کے والد کے گھر گیا، والد ملے، اندر گئے چیک بک اٹھا کر لائے ستّر لاکھ کا چیک کاٹا اور اپنے اس بیٹے کو دیتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ پکڑو اور یہاں سے چلے جاؤ۔ آج کے بعد مجھے اپنی شکل نہیں دکھانا۔ وکیل صاحب کہتے ہیں کہ وہ فلمساز تھا، اس کے بعد اس نے بڑی دولت کمائی، پیسہ کمایا لیکن وہ فوت ایسی حالت میں ہوا کہ وفات کے وقت، تدفین کے وقت اس کی اولاد میں سے بھی کوئی اس کے پاس موجود نہیں تھا۔ اس کے دوستوں نے، محلے داروں نے، دیگر جو افراد تھے انھوں نے اس کی تدفین کی، وکیل صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بعد ساری زندگی میرے دل میں دولت کی خواہش پیدا نہیں ہوئی، دولت سے نفرت ہوگئی کہ یہ کیسی چیز ہے جو رشتے توڑ دیتی ہے، بےوفا چیز ہے۔ انسان ساری زندگی مختلف چیزوں کے حصول کے لیے کوشش کرتا رہتا ہے، ان کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے لیکن وہ چیزیں بےوفائی کر جاتیں ہیں، وفا نہیں ملتی۔ اگر ان دنیاوی چیزوں کی لسٹ بنائی جائے، جن کے پیچھے انسان ساری زندگی گزار دیتا ہے، تو عہدہ، دولت اور اولاد یہ پہلے تین نمبر پر آتے ہیں۔ یہاں میں جماعتی عہدے کا ذکر نہیں کر رہا، جو دراصل خدمت ہے، یہاں میں دنیاوی عہدہ کی بات کر رہا ہوں جو ایسی چیز ہے جس کے لئے انسان اپنی غیرت، اپنا ضمیر، اپنی عزتِ نفس ہر چیز چھوڑ دیتا ہے۔ یاروں دوستوں کو چھوڑ دیتا ہے، عزیزوں رشتہ داروں کو بھول جاتا ہے۔ اور جب یہ عہدہ حاصل ہوتا ہے تو بڑے بڑے عہدیداروں کو، وزیروں کو، مشیروں کو، بیوروکریٹس کو ہم نے فرعون اور نمرود بنتے دیکھا ہے۔ لیکن یہی عہدہ جب ان سے بےوفائی کرتا ہے، جب ان کے پاس یہ عہدہ نہیں رہتا تو ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا۔ ہمارے سامنے کئی نظارے ہیں، چشمِ فلک نے یہ نظارہ دیکھا کہ بھٹو جیسا مغرور حکمران بےبسی کے عالم میں پھانسی کے پھندے سے جھول رہا ہے، اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ ضیاء الحق جیسے متکبر اور مکاّر ڈکٹیٹر کے چیتھڑے ہوا میں اڑا دیئے جاتے ہیں، اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ آج کل کے سیاستدانوں کو بھی دیکھ لیں، بڑے بڑے عہدے رکھنے والے بیوروکریٹس ہوں یا سیاستدان ہوں یا ان کے ساتھی ہوں۔ یہ محلوں میں رہنے والے جب عہدے ان سے بےوفائی کرتے ہیں تو عدالتوں کے باہر گندے تھڑوں اور اینٹوں پہ بیٹھے نظر آتے ہیں۔ یہ ہے دنیاوی عہدہ، جس کے پیچھے ہم بھاگتے ہیں۔ رہی بات دولت کی تو بڑے بڑے ارب پتی لوگوں کو پیسے پیسے کا محتاج

ہوتے دیکھا ہے، مالکوں کو نوکر بنتے اس دنیا میں دیکھا جاسکتا ہے اور بڑے بڑے چوہدری اور نواب فائلوں کے صفحات میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن دولت کسی کی بنی نہیں ہے۔ اور آج جنہوں نے ملک کی دولت لوٹی، عوام کی دولت لوٹی، اس دولت نے ان کو کس طرح بے چین کیا ہوا ہے آپ کے سامنے ہے۔ رہی اولاد، اولاد کو سکھ دینے کے لئے باپ ہر قسم کے دکھ اٹھاتا ہے، بہت محنت و مشقت کرتا ہے، مزدوری کرتا ہے۔ ان کے منہ میں نوالہ ڈالنے کے لیے اپنا ضمیر تک بیچ دیتا ہے۔ لیکن وہی اولاد جب جوان ہوتی ہے تو کہتی نظر آتی ہے کہ اباجی کے لئے دعا کریں اللہ ان کی مشکل آسان کر دے۔ کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ وہ آپ کے رخصت ہونے کی دعا کر اور کروا رہا ہے۔ یہ ہے حقیقت عہدہ کی، دولت کی اور اولاد کی۔ یہ ہے دنیا جس کے پیچھے ہم ساری زندگی گزار دیتے ہیں لیکن وفا نہیں ملتی۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو ہر انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ ہمیں خدا نے آنکھیں دی ہیں مگر ہم صحیح طریقے سے نہیں دیکھتے، ہمارے کان ہیں لیکن ہم نہیں سنتے، ہمارے دل ہیں لیکن جذبات درست نہیں، ہمارے دماغ ہیں لیکن یہ سمجھ نہیں آتی کہ بالآخر ہم نے بھی اسی راستہ سے گزرنا ہے۔ انسان سب دیکھتے ہوئے، سنتے ہوئے، سمجھتے ہوئے بھی، خیال کرتا ہے کہ نہیں یہ سب کچھ میرے ساتھ نہیں ہوگا۔ میرے ساتھ کیوں نہیں ہوگا؟ میں بڑا اسپیشل آدمی ہوں۔ اور بڑے بڑے وہ لوگ جو اپنے آپ کو اسپیشل سمجھتے رہے وہ کس طرح غائب ہوتے رہے، ان کے ساتھ کیا کچھ ہوتا رہا، اس کے بعد کچھ نہیں ملتا۔ پھر بچتا کیا ہے؟ سامنے قبر کا اندھیرا۔ وہاں اگر روشنی ہوسکتی ہے تو صرف اعمال سے ہوسکتی ہے۔ وہ آپ کے ساتھ رہے گی۔ جو خدا کی خاطر کیا ہے وہ ساتھ جائے گا، وہ اس اندھیری قبر کو روشنی عطا کرسکتا ہے۔ جب انسان وہاں پہنچتا ہے تو اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ سینکڑوں حسرتیں اور آرزوئیں اس کے دل میں رہ جاتی ہیں۔ پھر وہ اس نالائق طالب علم کی طرح جو کمرہ امتحان میں اپنے سامنے پرچہ دیکھ کر یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ کاش میں پڑھ لیتا، کاش میں غفلت میں سال ضائع نہ کرتا، کاش میں یہ سوال بھی دیکھ لیتا، کاش میں وہ سوال بھی پڑھ لیتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے دل میں خواہشیں اٹھتی ہیں کہ کاش اس طرح ہو جائے، کاش اس طرح ہوجائے۔ انسان کی کتنی ہی آرزوئیں ہیں، کتنی ہی حسرتیں ہیں جن کا ذکر قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے، فرمایا کہ وہاں انسان کہے گا: يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا؛ اے کاش میں مٹی ہو چکا ہوتا (النّباء:41)، يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ؛ اے کاش میں نے اپنی آخرت کی زندگی کے لئے بھی کچھ آگے بھیجا ہوتا (الفجر:25)، يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ؛ اے کاش مجھے یہ میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا (الحاقة:26)، يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا؛ ہائے افسوس، اے کاش میں فلاں شخص کو اپنا دوست نہ بناتا (الفرقان:29) کہ اس نے مجھے غلط راستہ پر لگائے رکھا اور آج میں کن اندھیروں میں کھو گیا ہوں، يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا؛ اے کاش ہم نے اللہ کی اور اللہ کے رسول کی اطاعت کی ہوتی (الاحزاب:67)، يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا؛ اے کاش میں نے وہ راستہ اختیار کیا ہوتا جو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھیوں کا راستہ تھا (الفرقان:28)، يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا؛ اے کاش میں بھی رسول ان کے ساتھیوں کے ساتھ ہوتا تو میں بھی آج کامیاب اور کامران ہو جاتا (النساء:74)، يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا؛ اے کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا (الکہف:43)۔ قرآن کریم پڑھتے جائیں تو جگہ جگہ آپ کو یہ حسرتیں نظر آئیں گی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آج ہم عمر کے اس حصہ میں آگئے ہیں جہاں اب ہمارے اور اس (قبر کی) حقیقت کے درمیان فاصلہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ ویسے تو انسانی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ اگلا سانس آئے یا نہ آئے تاہم جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جب انسان بچہ ہوتا ہے تو اس کے سامنے ایک اُمید ہوتی ہے کہ میں نے ابھی جوان ہونا ہے، جوان ہوتا ہے تو اس کو اُمید ہوتی ہے کہ ابھی عمر پڑی ہے، میں نے ابھی بوڑھا ہونا ہے اور جب ہماری عمر میں آجائے تو ہمارے سامنے کون سی امید باقی ہے؟ اگر اب بھی ہم اپنی آنکھیں نہ کھولیں، اپنے کان نہ کھولیں، اب بھی ہم اپنے اعمال پر نظر نہ کریں، اب بھی ہم وہ راستہ تلاش نہ کریں جو رسول کے ساتھ جانے والا راستہ ہے، کون سے وہ دوست ہیں جو خلافت کے ساتھ وابستہ کرنے والے ہیں، کون ہیں جو خلافت کے احکامات کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور ہمیں بھی اس راستے پر لگا دیں گے تو کب جاگیں گے، یہ آج ہمارے سوچنے کی بات ہے۔ اس لئے کہ ہمارے سامنے اب سوائے قبر کے کچھ نہیں ہے، صرف قبر کا اندھیرا ہے، روشنی اگر ہوگی تو خدا تعالیٰ کے نور سے ہوگی۔ روشنی اگر ہوگی تو خدا تعالیٰ کے نبیوں کی عطا کردہ شریعت کے نور سے ہوگی۔ اور یہ روشنی جو اللہ کا نور ہے، اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہ اللہ زمین و آسمان کا نور ہے۔ اس نور کی روشنی ہمیں انبیاء کے ذریعہ سے ملتی ہے اور خلفاء کی چھنی جب اس نور کے اُوپر چڑھتی ہے تو وہ اس روشنی کو دُور تک پہنچاتی ہے۔ جب ہم قرآن کریم پڑھتے ہیں، احادیث نبوی ﷺ کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں فتنے اس طرح آئیں گے جیسے ایک موتیوں کی لڑی ٹوٹتی ہے اور ایک کے بعد دوسرا موتی زمین پر گرتا چلا جاتا ہے، جب فتنوں کے منہ کھلیں گے تو اسی طرح ایک کے بعد ایک فتنہ کھلتا چلا جائے گا۔ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے اس آخری زمانہ کے متعلق فرمایا تھا کہ دو ہی طریقے ہیں اس وقت ایک مہدی اور مسیح مبعوث ہوگا، اس کے ساتھ چمٹ جانا اور اس کی بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے پہاڑوں سے کہنیوں کے بل گھسٹتے ہوئے بھی جانا پڑے اور دوسرا خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ پھر اللہ تعالیٰ نبوّت کے بعد خلافت قائم کرے گا۔ اور آنحضور ﷺ نے تاکید فرمائی تھی کہ فَاِنْ رَاَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَالْزَمْهُ وَاِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ۔ (مسند احمد بن حنبل۔ احادیث

رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،حَدِيْثُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ۔ حدیث نمبر: 23425) کہ اگر زمین میں اللہ کے خلیفہ کو دیکھو تو اس سے چمٹ جانا، خواہ تمہیں دُکھ اور تکلیف سے گزرنا پڑے اور تمہارا جسم نوچ لیا جائے اور مال چھین لیا جائے تو کسی چیز کی پرواہ نہ کرنا اور خلیفہ وقت کے ساتھ وابستہ رہنا۔ آج ہم شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس جماعت میں شامل کیا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو، زمانے کے امام کو پہچانا، اور ہمیں اس جماعت میں شامل کیا جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی پیشگوئی کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے اور تجربے سے گزر رہی ہے۔ لیکن اس مقام کے کچھ تقاضے ہیں، اللہ تعالیٰ نے کچھ شرائط رکھی ہیں جنہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ ہماری پہلی ذمہ داری تو یہ ہے کہ ہم خود بھی اپنے نفس کو خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں اور اپنی نسلوں کو بھی خلافت سے وابستہ کرتے چلے جائیں۔ لیکن خلافت کے ساتھ وابستگی کی ذمہ داریاں اور اس کے تقاضے بڑے اہم ہیں اور بڑے باریک ہیں، ان پہ نظر رکھنی بہت ضروری ہے۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ اس بات کا ذکر ہے کہ اس زمانے میں بھی اور اس سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اگر کامیابی ملے گی تو ان کو ملے گی جو نبوت کے بعد خلافت کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں اور وابستہ کیسے ہونا ہے یہ بھی قرآن کریم نے بیان فرما دیا، اللہ تعالیٰ نے راستہ دکھا دیا۔ خدا نے وعدہ ہی خاص لوگوں سے فرمایا ہے، فرمایا! وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ (النّور:56) کہ اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے ایمان لائیں گے اور عمل صالح کریں گے کہ انہیں خلافت عطا کرے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ تمہیں تمکنت عطا ہو گی اور تمہارے خوف دُور کر دیئے جائیں گے۔ پھر یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا، میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرانا، صرف میری عبادت کرنی ہے، ان دو الفاظ کے اندر بڑا گہرا مضمون ہے اور یہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ جب خلافت کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جو ایمان اور عمل صالح کرتے ہیں تو ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کا جہاں بھی قرآن میں ذکر ہے وہاں خلافت کا ذکر ہے کیونکہ ان کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ خلافت عطا کرے گا اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔ تو آج کے دَور کے لئے یہ چھوٹی سی سورت جو خاکسار نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے یہ چند الفاظ ہیں لیکن پوری کائنات کا نچوڑ نکال کر اس میں رکھ دیا اور فرمایا وَالْعَصْرِ زمانے کو شہادت کے طور پہ پیش کرتا ہوں، اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ انسان گھاٹے میں ہیں لیکن استثناء فرما دیا کہ کچھ انسان ہیں، کچھ لوگ ہیں جو اس گھاٹے میں شامل نہیں، وہ کون ہیں۔ فرمایا کہ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ کہ وہ جو ایمان رکھتے ہیں اور عمل صالح کرنے والے ہیں۔ تو خلافت کا وعدہ کن سے ہے؟ جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ بیان فرما رہا ہے کہ اس دَور میں جب ساری انسانیت گھاٹے میں ہے تو گھاٹے سے بچنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اس دَور میں کہ ایمان اور عمل صالح کرنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ میں نے جن کو خلافت عطا کی ہے ان کے ساتھ جڑ جاؤ۔ اس کو اُس حدیث سے ملا کر دیکھیں کہ فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَالْزَمْهُ وَإِنْ نُهِكَ جِسْمُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ کہ اگر اللہ کے خلیفہ کو دیکھو تو اس کے ساتھ چمٹ جانا۔ جتنی مرضی تمہیں قربانی دینی پڑے۔ جان کی، مال کی، یہ سب کچھ کر لینا مگر خلافت کو نہ چھوڑنا۔ یہی ایک واحد انسان کے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ یہی ایک ذریعہ ہے جو اس دنیا میں بھی روشنی عطا فرمائے گا اور آخرت کے اُس اندھیرے کو بھی روشنی میں تبدیل کر دے گا۔

آخری زمانے کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ دجّال آئے گا، وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور اس سے بچنے کا جو علاج بیان فرمایا وہ یہ کہ سورۃ الکہف کی پہلی اور آخری دس آیات کی

تلاوت کرنا۔ چنانچہ سورۃ الکھف کی ان آیات کو دیکھتے ہیں اور ان آیات کے مضمون پر غور کرتے ہیں تو دوا کو دیکھ کر مرض کا پتہ چل جاتا ہے کہ دجّال کون ہے اور اس سے بچانے والی کون سی دوا ہے، آغاز میں فرمایا: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّہٗ عِوَجًا (الکھف: 2) کہ اللہ پاک ہے جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب اتاری ہے اور یہ ایسی کتاب اتاری ہے جس میں کسی قسم کی کوئی کجی نہیں ہے، یہ قائم رہنے والی چیز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہوشیار کرتا ہے اس کتاب کے ذریعہ کہ آنے والے جو شدید سخت دن ہیں، ان سے تم کو ہوشیار کر رہا ہے۔ لیکن آگے پھر دو چیزوں کا ذکر کیا، ایک سے ڈرایا اور ایک کی بشارت دی، ڈارایا کس سے؟ دجّال سے۔ اور بشارت کن کو دی، فرمایا: وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ (الکھف: 3) کہ خدا تعالیٰ کی بشارت ہے ان لوگوں کو جو مومن ہیں اور جو عمل صالح کرتے ہیں۔ اب آپ خود دیکھ لیں کہ دجّال کا علاج یہ آیات ہیں اور سورۃ النّور میں خدا فرما رہا ہے کہ میں تمہیں خلافت دوں گا اگر تم ایمان اور عمل صالح کرو گے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری دَور میں خلافت آئے گی اور دجّال بھی آئے گا اور دجّال کا علاج سورۃ الکھف کی پہلی آیات ہیں تو خدا تعالیٰ نے جو آیات تلاوت کرنے کے لئے فرمایا کہ دجّال سے جو بچاؤ کریں گیں تو وہ کیا ہے؟ فرمایا: وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ: ان کو بشارت دے جو مومن ہیں، ایمان لاتے ہیں۔ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ وہ عمل صالح بھی کرتے ہیں یہ کون ہیں؟ جن کو خلافت کا وعدہ ہے، وَیُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا اور ان کو ڈرائے اور ہوشیار کرے جو اللہ کا بیٹا بناتے ہیں، جو شرک کرتے ہیں۔ یہاں بتا دیا جو مشرک ہونگے، وہ دجّال ہونگے، دجّالیت ہے ہی شرک کا دوسرا نام اور دجّالیت کا مقابلہ کرنے کے لئے جو مسیح اور مہدی آئے گا اور وہ ایسا مسیح اور مہدی آئے گا کہ اس کے بعد ایمان اور عمل صالح کرنے والی جماعت ہوگی جس کو اللہ خلافت عطا فرمائے گا۔ اس سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ آنے والا مسیح دجّالیت کے قتل کی بنیاد رکھے گا کیونکہ قتل اس دجّال کا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ہاتھ سے ہونا ہے، یہ پیشگوئی ہے تو اس کا مقابلہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کریں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اس (قتل) کی بنیاد رکھ دیں گے اور اس کے بعد خلافت کی قیادت میں اس دجّال کا مقابلہ کرتے جائیں گے اور یہ سلسلہ آگے بڑھتا جائے گا بالآخر ان شاء اللہ العزیز یہ زمین خدا تعالیٰ کے نور سے منور ہو جائے گی۔

پس خلافت کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہم نے اس دجّالیت کا مقابلہ خلیفۂ وقت کی قیادت میں کرنا ہے لیکن دجّال کا مقابلہ دراصل دجل کا مقابلہ ہے، دجّالیت کا مقابلہ ہے۔ دجل دھوکے، جھوٹ، فریب اور مکاری کو کہتے ہیں تو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جہاں دجّال ایک قوم ہے وہاں ہر نفس کے اندر بھی دجّالیت گھسی ہوتی ہے، حضرت مصلح موعودؓ اس بارہ میں فرماتے ہیں:

''اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک خاص زمانے میں ظاہر ہونے والی ایک قوم ہے جس کا نام دجّال ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ دجّال ایک لفظ ہے اور اس کے معنے جس پر بھی چسپاں ہونگے، وہ دجّال ہی کہلائے گا۔۔۔۔ دجّال کے معنی ہوتے ہیں ملمع سازی کرنے والا، دھوکا بازی کرنے والا، جھوٹ بولنے والا۔ جو قوم بھی ملمع سازی سے کام لیتی ہے، دھوکا بازی کرتی ہے، فریب کاری کا ارتکاب کرتی ہے وہ دجّال ہے۔ پس لفظ دجّال سے جہاں ایک خاص گروہ مراد ہوگا۔۔۔ وہاں دجّال کے لغوی معنوں کے لحاظ سے وہ تمام افراد مراد ہونگے جو دھوکہ بازی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور فریب کا ارتکاب کرتے ہیں۔''

(خطبات محمود، جلد 28، صفحہ 396،397)

اس لئے اگر خلافت کے ساتھ وابستہ ہونا ہے تو اس دجّال یعنی شرک کا بھی مقابلہ کرنا ہے۔ جہاں باہر اس دجّال کا مقابلہ کرنا ہے وہاں اپنے نفس کی دجّالیت کو سب سے پہلے دیکھنا ہے۔ جب تک ہم اپنے نفس کی دجّالیت کے بُت کو پاش پاش نہیں کر دیتے، مت سمجھیں کہ ہم دوسرے مشرکوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ وہ شرک کیا ہے؟ وہ جھوٹ کا شرک ہے، ملمع سازی کا شرک ہے، مکاری، فریب اور دھوکے کا شرک ہے۔ اگر ہم ان باتوں میں مبتلا ہیں تو پھر ہم خلافت کے ساتھ وابستہ ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے۔ پھر تو ہم دجّال کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ہمارے دل کہیں اور ہیں، زبان سے ہم خلافت سے وابستگی کا دعویٰ کر رہے ہیں جبکہ عملی طور پر ہم دجّال کا ساتھ دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو یہ دو رنگی پسند نہیں ہے، خلافت کے ساتھ جو وابستہ ہیں خدا فرما رہا ہے کہ وہ میری عبادت کرنے والے ہوں گے، وہ شرک کرنے والے نہیں ہونگے، وہ جھوٹ بولنے والے نہیں ہونگے، وہ فریب، مکاری اور دھوکہ بازی کرنے والے نہیں ہونگے، اگر یہ ہیں تو وہ خلیفۂ وقت کے ساتھ نہیں۔ جو خلیفہ کے ساتھ ہیں تو یہ شرک نہیں کرتے اور اس غلط بیانی اور جھوٹ کو اللہ تعالیٰ شرک قرار دے رہا ہے۔ فرمایا: فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (الحج: 31) کہ بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بچو یعنی بُت پرستی اور جھوٹ کو اکٹھا رکھا ہے یہاں پر، غلط بیانی کرنے والا بھی غلط بیانی کیوں کرتا ہے؟ جھوٹ کیوں بولتا ہے؟ وہ جھوٹ کا سہارا لیتا ہے، خدا کا سہارا نہیں لیتا، وہ جھوٹ کو خدا کا شریک بنا لیتا ہے، وہ دھوکے کو رزق کا ذریعہ بنا لیتا ہے، وہ فریب اور مکاری کو رزق کا ذریعہ بنا لیتا ہے۔ تو یہ شرک کی مخفی اقسام ہیں جن کو انسان آنکھیں رکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھ پاتا، کان رکھتے ہوئے بھی نہیں سن پاتا اور دل میں اس وقت خیال نہیں آتا۔ تو اس معاملے میں ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ خلافت کا ساتھ دینے والے، اس (روحانی) فوج میں شامل ہونے والے کے اعمال میں گند نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگوں کی قیادت خلیفۂ وقت نہیں کرتے، وہ خلیفہ جو خدا کا قائم کردہ خلیفہ ہے، اس خلافت کے ساتھ تو پاک لوگوں کی جماعت چاہئے جو ہر قسم کے شرک سے پاک ہو، جو ظاہری شرک سے بھی پاک ہو اور باطنی شرک سے بھی پاک ہو، جن کا ظاہر بھی نیک ہو ان کا باطن بھی نیک ہو۔ تو یہ

ہماری بنیادی ذمہ داری ہے۔ باقی سب ذمہ داریاں ایک طرف۔ پس یہ سمجھ لیں کہ ہم عمر کے جس حصہ میں پہنچ گئے ہیں، یہاں پہنچنے کے بعد جو کچھ بھی اس سے پہلے ہوا وہ ہوگیا لیکن جتنی زندگی باقی بچی ہے، اس عمر میں اگر ہم یہ عہد کرلیں کہ خلافت کے ساتھ اس طرح وابستہ ہونگے جس طرح خدا ہم سے چاہتا ہے، جس طرح رسول ﷺ ہم سے چاہتا ہے، جس طرح خلیفۂ وقت ہم سے چاہتے ہیں، تو پھر یقینی طور پر ہماری زندگی کے اندر بھی انقلاب پیدا ہوگا اور ہماری اولادوں کے اندر بھی انقلاب پیدا ہوگا۔ لیکن اگر ہم عُہدوں کے پیچھے، دولت کے پیچھے، مال کے پیچھے اور اولاد کی خاطر کہ ان کیلئے مال اکٹھا کر جائیں، ان کیلئے مکان خرید جائیں، جائیدادیں بنا دیں، یہ کر دیں، وہ کر دیں، بھاگتے رہیں۔ یہ فکر تو ہمیں ہے لیکن اُس مستقل زندگی کا ہمیں کوئی فکر نہیں ہے، اس عارضی زندگی کیلئے تو ہم اپنے ضمیر کو بھی بیچ دینے کیلئے تیار ہیں لیکن مستقل زندگی کا ہمیں فکر نہ ہو۔ اس عمر میں بھی اگر یہ ہماری حالت ہے تو پھر ہمیں اپنی حالتوں پر دوبارہ غور کرنا پڑے گا۔ پھر ہمیں خلافت کے ساتھ وابستگی کے دعویٰ پر غور کرنا پڑے گا کہ جب تک خدا تعالیٰ کی، خدا کے رسولؐ کی، خدا کے خلیفہ کی اطاعت کا حق ادا نہیں کرتے، ہم اپنی نسلوں کیلئے جو کچھ چھوڑ کر جارہے ہیں وہ صرف دنیا کا مال ہے۔ دنیا کی جائیدادیں ہیں، دنیا کی چیزیں ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو سنبھالیں لیکن نئی نسلوں کو سنبھالنے سے پہلے ہمیں خود اپنے آپ کو سنبھالنا ضروری ہے۔ جس کے اپنے قدم لڑکھڑا رہے ہوں تو وہ دوسرے کو کیا سہارا دے سکتا ہے۔ اس لئے پہلے اپنے نفس کے اندر جھانک کر دیکھیں، اس کی پاکیزگی کے سامان کریں پھر اپنی نسلوں کیلئے پاکیزگی کے سامان کریں، اگر ہمارے نفس کے اندر گند ہے تو پھر گندے پانی سے تو صفائی نہیں ہوا کرتی۔ اگر دھلائی کرنی ہے، دوسرے کو پاک کرنا ہے تو گندا پانی پاک نہیں کیا کرتا، صاف ہونا ضروری ہے۔ اس پانی کا اور خدا تعالیٰ سے ہمیں جو وحی و الہام کا پانی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور خلافت کے ذریعے عطا ہو رہا ہے یہ روحانیت سے لبریز پاک پانی ہے۔ اس کی پاکیزگی کو ہمیں محفوظ رکھنا چاہئے، اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اسے اپنی اولادوں کو منتقل کرنا چاہئے، نہ کہ جائیدادیں مال اور دولت۔ ٹھیک ہے، ایک حد تک اپنی جگہ درست ہے، ضروری ہیں لیکن جو اہم ترین ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ خود بھی دین سے وابستہ ہو جائیں، خدا تعالیٰ کیلئے دین کو خالص کرلیں اور اپنی اولادوں کو بھی اس سے وابستہ کر دیں۔ اس کے رسولؐ کی اطاعت، اس کے خلیفہ کی اطاعت ایسے ہونی چاہئے جیسے خدا اور اس کا رسولؐ ہم سے چاہتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:

’’اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور رُوح میں ایک لذّت اور روشنی آتی ہے، مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدُوں اس کے اطاعت نہیں ہوسکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موٴحدوں کے قلب میں بھی بُت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔... اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے، اس میں یہی تو سرّ ہے، اللہ تعالیٰ توحید کو پسند کرتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ بڑے بڑے اہل الرّائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ہی ایسی رکھی تھی، وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بار گراں کو سنبھالا ہے، اس سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ ان میں اہل الرّائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔... دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کرلیا۔... تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر صحابہؓ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو، اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو، باہم محبت اور اخوّت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہؓ کی تھی۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام، جلد 3، صفحہ 317 تا 319، زیر سورۃ النّساء، آیت 60)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’تمہارا اِعتصام حبل اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دستور العمل ہو، باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضان الٰہی کو روکتا ہے۔ موسیٰ علیہ السّلام کی قوم جنگل میں اسی نقص کی وجہ سے ہلاک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے احتیاط کی اور وہ کامیاب ہو گئے۔ اب تیسری مرتبہ تمہاری باری آئی ہے، اس لئے چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو، جیسے میّت غسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔‘‘

(الحکم، 24 جنوری 1903ء، جلد 7، نمبر 3، صفحہ 15، بحوالہ خطبات نور، صفحہ 131)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان احکامات کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطاب محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب
نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی

برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2021ء

الحمد للہ اور جزاکم اللہ۔ جزاکم اللہ و احسن الجزا کہ انصار اللہ نے اس اجتماع کے لیے اس موضوع ''تقویٰ'' کا انتخاب کیا ہے۔ اسی سے ہماری روحانی ترقی کے معیار کا پتہ چلتا ہے۔ اسی سے ہماری ترقی معلوم ہوسکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم بحیثیت مجموعی کیا کرتے ہیں نہ یہ کہ فرد واحد کیا کرتا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے ہر ایک تقویٰ کے اجتماعی معیار کو بلند کرنے کے لیے کتنا حصہ ڈالتا ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہ صرف ہمارے جلسہ سالانہ کے خطبہ جمعہ میں (جو ایک طرح سے ہمارا افتتاحی خطاب بھی تھا) بلکہ اختتامی خطاب میں بھی اسی بات پر زور دیا ہے کہ ہمیں سمجھائیں کہ ہم اپنے تقویٰ کو کیسے بہتر کر سکتے ہیں۔حضور اقدس نے اپنے ایک خطاب میں مکڑی کے جالے کی مثال دی تھی کہ اس کے دھاگے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں اور سہارا بنے ہوتے ہیں بالکل اسی طرح ہم اپنے تقویٰ کے معیار کو بہتر کر سکتے ہیں۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ تقویٰ بہت آسان ہے۔ جو اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی تگ و دو کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ کتنا مشکل کام ہے۔ اور حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ ہمیں یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ تقویٰ کی جڑیں مضبوط ہوں گی تو ہی ایمان بھی مضبوط ہوگا۔ بصورت دیگر ہم شیطان کے حملوں کو پسپا نہیں کر سکیں گے۔ اور شیطان تو بار بار آتا ہے اور حملہ کرتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ نوجوانوں کو اس مغربی معاشرے میں بہت زیادہ مشکلات ہیں ان کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔لیکن میں کہتا ہوں کہ بڑی عمر والوں کے لیے بھی آزمائشیں ویسی ہی ہیں۔

حضور انور مزید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں واضح فرماتا ہے کہ تقویٰ کیا ہے اور اس کے حصول کے لیے ہمیں کونسی راہیں اختیار کرنی چاہئیں۔ ہمیں جماعتی سطح پر مبلغین کے ساتھ اس موضوع پر گفتگو کرنی چاہیے کہ اس پر عمل درآمد کس طرح ہوسکتا ہے۔ مجھے کس طرح معلوم ہوگا کہ میں تقویٰ میں ترقی کر رہا ہوں، میری نمازوں میں بہتری آرہی ہے مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میرا یقین زیادہ قوی ہو رہا ہے اور میری بات کا دوسروں پر زیادہ اثر ہو رہا ہے۔ ان کاموں کے کرنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے۔ اپنی موت تک میں جماعتی خدمات بجا لا سکتا ہوں اور تقویٰ کے حصول کے لیے جدوجہد کرسکتا ہوں۔

میرے اپنے بھی یہی جذبات ہیں کہ مجھے ابھی بہت کچھ محنت کرنی ہے یہاں اب تک کئی مرتبہ یہ بات ہوئی ہے کہ قبر نزدیک ہے اور النصرت والوں نے تو اس ہال میں ہی ایک تابوت بھی لاکر (دکھانے کیلئے) رکھا ہوا ہے۔ مجھے ابھی اپنی اصلاح کے لئے مزید وقت چاہئے لیکن اس بات کا فیصلہ کہ مجھے وقت ملتا ہے کہ نہیں اللہ تعالیٰ کرے گا۔ لیکن یہ صورتحال ہم میں سے ہر ایک کی ہے۔ اسلئے ہمیں ہر دن استعمال کرنا چاہئے تاکہ ہم تھوڑا بہت آگے جا سکیں۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو یہ عذر کر سکے کہ اسے پتہ نہیں کہ تقویٰ میں ترقی کیسے ہوسکتی ہے۔

ہر ایک کے پاس کہانی ہے یا زیادہ کہانیاں ہیں۔ چاہے وہ فیملی سے متعلق ہوں۔ نماز سے متعلق ہوں یا دعا سے متعلق، حضور اقدس کو خط لکھنے سے متعلق ہوں یا بیوی بچوں سے تعلق رکھتی ہوں۔ ہمارا تعلق ہمارے بچوں سے ہمیشہ ایک سا نہیں ہوتا کبھی کبھی دوری بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی اپنے بچوں سے پیار کا اظہار بھی کرنا پڑتا ہے۔ اور اس وقت تک یہ پیار کا اظہار کرنا پڑتا ہے جب تک کہ بچوں سے اس کا فیڈ بیک نہ ملے۔ ان باتوں سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ ابھی کتنا کچھ کرنے والا ہے۔

اس وجہ سے میں مجلس انصار اللہ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس موضوع کو اجتماع کے لئے چنا۔

حضور اقدس نے بھی فرمایا تھا کہ ہمیں سخت محنت کرنی پڑے گی۔ حضور انور نے تکبر اور بدظنی، اسی طرح اور بہت ساری باتوں جیسے حسد وغیرہ کا ذکر بھی کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ بڑے واضح اور مثالوں سے بھرپور ہوتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ عصر میں مومن اور کافر کی زندگی کا نقشہ کھینچا ہے۔ ایک کافر کی زندگی کو ایک حیوان کی زندگی سے تشبیہ دی ہے یعنی ان کا کام کھانا پینا اور بچے پیدا کرنا ہی ہے۔ قرآن شریف بیان کرتا ہے کہ وہ چارہ کھاتے اور جانوروں کی طرح مزے لیتے ہیں۔ ایک بیل کو ہی لے لو کہ وہ چارہ کھائے اور ہل چلانے کے وقت بیٹھ رہے تو اس کے ساتھ ہونے والے سلوک کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ پھر کسان اس کو ذبح خانہ میں فروخت کر دے گا۔

اسلئے ہمیں اب اس صورتحال سے باہر نکلنا چاہئے جس میں ہم صرف مادی چیزوں کے بارہ میں سوچتے ہیں۔ اگر اب ایسا نہیں سوچیں گے جب کہ ہم چالیس سے زائد کے ہو چکے ہیں اور ساٹھ، ستر اور اسی برس کی طرف جا رہے ہیں۔ تو کب سوچیں گے۔ ہم جماعت کے بڑوں میں شمار ہوتے ہیں اس لئے ہمیں اس بات کا عہد کرنا چاہیئے کہ ہم حقیقی ترقی کرنے والے ہوں اور اس کے مواقع جماعت میں موجود ہیں۔

اور میں مجلس انصار اللہ کا شکر گزار ہوں کہ ان کی محنت کے باعث ہم آج یہ اجتماع منعقد کر پائے ہیں۔ مجھے تقسیم انعامات کے وقت آج یہ بات دوبارہ محسوس ہوئی کہ میں نے یہ کتنی دیر کے بعد کیا ہے۔ دعا کریں حالات دوبارہ نارمل ہو جائیں۔ اس وبا نے ہمیں یہ پیغام اور نصیحت دی ہے کہ یہ دنیا اور انسان کتنے حساس ہیں جہاں ایک چھوٹا سا وائرس اتنا نقصان کر سکتا ہے۔ یہ اب ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہم سال 2020ء میں کوئی جلسہ اور اجتماع منعقد نہیں کر پائے اس لئے یہ ضروری تھا کہ ہم ایسی مشکل صورتحال میں بھی جلسہ اور اجتماع منعقد کرتے جو کہ ہم امسال اسی ہال میں منعقد کر سکے ہیں۔ آج سے تیس سال قبل یہ ہال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے سامنے لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ دعا کریں کہ یہ مشکل جلد ختم ہو اور ہم دوبارہ زیادہ تیزی سے اپنے کام کر سکیں۔ اس عرصہ میں کافی کچھ ہوا ہے۔ مگر فی الحال میں وبا کی طرف واپس آتا ہوں اور مثال کے طور پر یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ کچھ عرصہ قبل سیلاب آیا تھا۔ جب چالیس برس قبل میں جماعت میں داخل ہوا تو خدام اس وقت کہتے تھے کہ اگر سیلاب آیا تو ہم مدد کے لئے تیار ہیں اور ہم لوگوں کی مدد کریں گے مگر اس وقت ایسی صورتحال جرمنی اور مغرب میں نہ تھی۔ ہم نے ٹیلیویژن میں بھی بہت کم ایسی صورتحال کا سنا تھا۔ لیکن یہاں جرمنی میں یہ سب کچھ ہوا جس نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ شائد اس بات سے بعض لوگوں کو یہ سمجھ آ جائے کہ یہ دنیا ناپائیدار ہے۔ لیکن پھر بھی یہ بات خوش کن ہے کہ ہمارے خدام اور انصار نے لوگوں کی مدد کی ہے۔ دو ہفتے بعد اس علاقے میں ایک بڑا پروگرام ہو رہا ہے۔ جہاں ابھی تک بھی ساری چیزوں کو صاف نہیں کیا جا سکا۔ اس پروگرام میں مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر ان حالات کو یاد کیا جائے گا۔ اور تمام مدد کرنے والوں کا شکریہ بھی ادا کیا جائے گا۔

جن لوگوں نے وہاں مدد کی تھی وہ جانتے ہیں کہ مقامی لوگ کتنے شکر گزار تھے۔ صرف اس لئے نہیں کہ ہم نے مدد کی ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ہم مہاجر ہیں۔ یہ ان کے لئے نہ صرف خوشی کی بات تھی بلکہ بھائی چارے اور اتحاد کی بھی ایک مثال تھی جو قائم ہوئی۔ اکثر لوگوں نے ہمارے موٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کے بارے میں کہا کہ اس وقت ہمیں اس موٹو کی ضرورت ہے یا پھر ہمارا موٹو کہ wir sind alle Deutschland لوگوں کو بہت پسند آیا۔ اس سے نہ صرف یہ کہ ہمارے خداموں نے کافی کچھ سیکھا بلکہ مقامی لوگوں جن کو مدد درکار تھی کے لئے بھی یہ ایک نیا تجربہ تھا۔

نیشنل سیکرٹری تربیت نے مجھے کل سے شروع ہونے والے عشرہ تربیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ یہ تقویٰ کو بڑھانے کا ایک موقع ہے اگلے دس دنوں کا پروگرام آپ کو سوشل میڈیا کے ذریعہ پتا چل گیا ہو گا۔ اگر نہیں تو انصار اللہ کے شعبہ تربیت سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس میں ایک پروگرام ہے جس پر ہمیں عمل کرنا چاہئے۔ یہ کچھ تجاویز ہیں لیکن آپ کوشش کریں کہ سب اس میں شامل ہوں۔ آپ گھر کے سربراہ ہیں آپ اپنی فیملی سمیت اس پروگرام میں شرکت کریں۔ یہ ایک ایسا پروگرام ہے جس میں ایک حد تک ساری فیملی حصہ لے سکتی

ہے۔فیملی کے ساتھ اکٹھے وقت گزاریں، مل کر بیٹھیں، کھانا کھائیں باتیں کریں۔ ہر فیملی میں کم و بیش ایسے مسائل ہیں جن پر بات کی جا سکتی ہے۔لیکن اکثر اوقات اس کے لئے وقت کم ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ آپ اس پروگرام کو پڑھیں اور اپنی فیملی سے مشورہ کریں کہ کس طرح ہم اس عشرہ کو مل کر منا سکتے ہیں۔صرف دولت اکٹھی کرنا مقصد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے گھر کے ماحول کو بہتر کرنا ہمارا مقصد ہو۔ تاکہ خاندان کا ہر فرد جماعت کے ساتھ تعلق قائم کرے۔ اس پروگرام کو سنجیدگی سے لیں کیونکہ اس میں کافی محنت کی گئی ہے اور یہ ہم سب کے مفاد میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے کل سے یہ پروگرام سوشل میڈیا پر بھی نشر کیا جا رہا ہے۔ ماشاء اللہ۔لیکن ہمیں توجہ کرنی چاہئے کہ ہم آن لائن دنیا سے باہر نکل کر دوبارہ حقیقی دنیا میں واپس آئیں اور بغیر فاصلے رکھے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ، ہاتھ سے ہاتھ اور دلوں سے دلوں کو ملاتے ہوئے، بغیر اس خوف کے کہ آپ کو وائرس لگ جائے گا، آپس میں ملاقاتیں کریں۔ تاہم ان سردیوں میں مَیں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ابھی رکے رہیں اور انشاء اللہ بعد میں خلافت کی دعاؤں کے ساتھ ہم پُر امید ہیں کہ حالات نارمل ہو جائیں گے۔

نماز کی بہت اہمیت ہے اس لئے مجھے بہت دکھ ہے کہ کچھ لوگ نماز کے وقت شور کر رہے تھے۔ نماز اصل میں باجماعت ہوتی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ نماز مسلمانوں کے لئے باجماعت ہوتی ہے۔ اس میں طاقت ہے، روحانی طاقت۔ اس لئے اس میں خلل نہیں پیدا کرنا چاہئے۔ جب ہم عصر کی نماز ادا کر رہے تھے تو یہ 'روحانی طاقت' محسوس ہو رہی تھی۔ اس وقت یہ جگہ پورے جرمنی میں سب سے زیادہ روحانیت والی تھی۔ اس وقت ایسے پروگرامز کی کم اجازت ہے جن میں مومنین اکٹھے ہو کر اللہ کی عبادت کر سکیں اور عاجزی اور انکساری اختیار کرتے ہوئے اللہ سے تعلق قائم کر سکیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس ویژن کو پورا کر سکیں کہ ہم اس ملک کو زیادہ خوبصورت، ہمدرد، رحمدل اور بہتر بنا سکیں۔

انسانوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنے اور نفرت کے خلاف اور اس کو مٹانے کی جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس اس کا حل موجود ہے۔ اور ہم یہ کر بھی سکتے ہیں، ہمارے پاس بزرگ بھی ہیں اور نوجوان بھی۔ ہمارے پاس عورتوں کی ایک تنظیم بھی ہے جو فعال ہے اور فعال ہوتی چلی جا رہی ہے۔

جب ہم احمدیت کے جھنڈے تلے اکٹھے کام کریں گے تو ہم اس ملک میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ ان مشکل حالات کے باوجود مجھے لگتا ہے کہ اس ہال میں اس سے قبل کبھی کرکٹ نہیں کھیلی گی تھی۔

اب ہم بڑے پروگرامز کرواتے ہیں 2019ء میں جلسہ کے موقع پر ہال میں 9800 لوگوں کی اجازت تھی مگر حاضری پندرہ سے انیس ہزار کے درمیان تھی جو اس وقت تو ہم نے کر لیا مگر اب کارلسروہے میں بھی اے ایف ڈی ہے۔ اس لئے ہمیں ایک نئی جگہ کی ضرورت ہے کیونکہ جماعت بڑھ رہی ہے۔ اس سال تحریکِ جدید کے شاملین کی تعداد 47500 رہی یہ بھی جماعت کی خصوصیت ہے کہ ہم نہ صرف ایک بڑی رقم اکٹھی کر سکے ہیں بلکہ سب کو اس میں شامل بھی کر سکے ہیں۔ یہ جماعت کی خاصیت ہے اور حضور اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ اس میں سب شامل ہوں اس بابرکت تحریک میں سب کو، بچوں کو بھی اور مرحومین کو بھی شامل کریں۔ لیکن اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جماعت کتنی مضبوط ہے۔

(اس کے بعد محترم نیشنل امیر صاحب نے جرمنی میں جلسہ سالانہ کے لئے ڈھونڈی

گئی جگہ Kalkar کا تعارف پیش کیا اور MTA کے ذریعے بڑی سکرین پر اس جگہ پر جلسہ سالانہ کی animation کو تمام حاضرین کو دکھایا گیا۔)

بعد ازاں امیر صاحب نے فرمایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں اس جگہ کا تفصیلی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے اس جگہ کے حوالے سے بہت زیادہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اگر یہ جگہ ہمارے لئے اچھی ہے تو اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے کہ یہ جگہ ہمیں مل جائے اور اگر یہ جماعت کے حق میں اچھی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے دور رکھے اور ہم ایک غلط جگہ پر اپنی رقم خرچ کرنے سے بچ جائیں۔

یہ جگہ Isselburg کی مسجد سے قریباً 20 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اور Düsseldorf سے 70 کلومیٹر دور ہے اسی طرح Nunspeet ہالینڈ سے بھی 70 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ فاصلے اس لئے بتائے ہیں تا کہ آپ کو کچھ اندازہ ہو جائے۔ ہمیں اپنے آپ کو مزید ترقی دینی چاہئے۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ ہم اپنے تقویٰ کے معیار بڑھائیں۔

میری ایک درخواست صف دوم کے انصار کے متعلق بھی ہے۔ مجلس میں ایک نائب صدر برائے صف دوم ہے اور یہ بہت ضروری ہے۔ اب پچھلے دو، تین سالوں میں بہت سے ایسے خدام، انصار میں آئے ہیں جو کہ یہیں پلے بڑھے ہیں اور یہاں کے تعلیم یافتہ ہیں۔ انہوں نے یہاں پر ہنر سیکھے ہیں اور وہ اچھی نوکریوں پر کام کر رہے ہیں۔ انصار اللہ کو بھی سوچنا چاہئے کہ کس طرح ان آنے والے انصار کو مجلس کے کاموں کا فعال حصہ بنائیں۔ اس طرح آپ کے کاموں میں نئی جدت آئے گی۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ان تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بدولت خدام الاحمدیہ کے کاموں میں ہر لیول پر ترقی ہوئی ہے۔ وہ انتظامی معاملات ہوں یا آن لائن چیزیں ہوں یا اسٹرکچر ہو۔

ہم میں سے اکثر لوگوں نے خدام الاحمدیہ کا 2019ء کا اجتماع دیکھا ہو گا جو کہ فرینکفرٹ کے بیچوں بیچ SEV اسٹیڈیم میں ہوا تھا اس کا انتظام بہت اچھا تھا اس میں بہت زیادہ چیزیں کی گئیں تھیں۔ اتنے زیادہ پروگرام رکھے گئے تھے کہ کوئی ایک منٹ بھی خالی نہیں تھا اور ہر شامل ہونے والے کے لئے وہاں کچھ نہ کچھ، کوئی نہ کوئی پروگرام ضرور موجود تھا۔ اور بعینہ ایسا ہی ہمیں انصار اللہ کے اجتماع میں بھی کرنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ اگلا اجتماع کالکار میں ہو انشاء اللہ۔ لیکن پھر ہمیں گہرائی میں جا کر وہاں پر اپنے وقت کو اچھے طریق پر استعمال کرنا چاہئے۔ اجتماع اس لئے کروائے جاتے ہیں کہ ہم کچھ سیکھیں تا کہ ہم اور زیادہ ترقی کریں۔

کل میں آپ کو بتا نہیں سکا تھا کہ اس اجتماع میں Humanity first اور النصرت والے بھی شامل ہیں۔ اور النصرت والے کچھ presentations بھی لے کر آئے ہیں۔ خاص طور پر کفن دفن کے انتظام کے حوالے سے اب ہمارا اپنا ایک ادارہ ہے اب یہ کسی پرائیویٹ فرد یا کمپنی کے پاس نہیں ہے۔ اب ہم اس میں ایک نئی اسکیم بھی نکال رہے ہیں کہ افراد اس میں ماہانہ کچھ نہ کچھ ادا کرتے رہیں اور جب وقت آ جائے اور وہ فوت ہوں تو ان کے کفن دفن کے تمام انتظامات یہ ادارہ خود کرے گا۔ اس اسکیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا گیا ہے اگر انہوں نے اس کو منظور فرما لیا تو پھر تمام احباب جماعت کو اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ النصرت صرف یہی نہیں کر رہی بلکہ کچھ اور کام بھی ہو رہے ہیں۔ یہ ہمارے بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں ایسے بچوں کی جو مشکلات کا شکار ہیں۔ ایسے افراد کی جو بیمار ہیں۔ اس کے ذریعے مختلف آفات میں مدد بھی دی جا رہی ہے۔ اب ہم یہ بھی سوچ رہے ہیں کہ پانچ بڑے

شہروں میں بچوں کے Kindergarten کھولے جائیں۔ اس وقت یہاں جرمنی میں بہت کچھ ہو رہا ہے اور ہمارے پاس ایک بہت ہی قیمتی چیز ہے اور وہ ہے خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی ذات۔ جو کہ ہمیں ہمارے ہر قدم پر راہنمائی دیتے ہیں تاکہ ہم ہمیشہ سیدھے راستے پر رہیں۔ لیکن ہمیں بھی اس میں اپنا حصہ ڈالنا چاہئے۔ اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے روزانہ کے معاملات کی طرف توجہ کریں۔ ہمیں بھی مشکلات ہیں۔ جس طرح مثلاً بہت سے افراد کے اپنے لئے لائف پارٹنر ڈھونڈنے میں مشکلات ہیں۔ بہت سے لوگوں کو اپنے بچوں کے لئے رشتے ڈھونڈنے میں مشکلات ہیں۔ جماعت کا شعبہ رشتہ ناطہ کی اب از سرِ نو تنظیم کی گئی ہے اب اس شعبے میں ایک فنکشنل آن لائن سسٹم موجود ہے۔ کیا آپ کو اس کا علم ہے اور آپ نے اس کو دیکھا ہے۔ آپ کو اس آن لائن سسٹم کو ضرور دیکھنا چاہئے۔

کچھ عرصے قبل ہم نے ایک جائزہ لیا تھا جس میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ جرمنی میں تقریباً 13000 مرد حضرات 19-35 سال کی عمر کے درمیان ہیں جو شادی شدہ نہیں ہیں اور انہیں ابھی شادی کرنی ہے۔ اس طرح ایسی بچیوں کی تعداد ۷۵۰۰ ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہے جس سے ہمیں نمٹنا ہے۔ یقیناً اس سے پتا چلتا ہے کہ پاکستان میں مردوں سے زیادہ خواتین ہیں۔ تو آپ کو اس کے بارے میں سوچنا ہوگا۔ کیونکہ معاشرہ بدل جائے گا۔ یقیناً، آپ کے بچے آپ کے پاس بھی آئیں گے، اگر ان میں اخلاقی جرأت ہے تو کہیں گے کہ 'پاپا' میں اب یہاں جرمنی میں رہتا ہوں اور کام کرتا ہوں۔ 5 سال سے میں نے ہمیشہ وہاں ایک نوجوان لڑکی کو دیکھا ہے اور وہ میرے ساتھ کام کرتی ہے اور سمجھدار ہے، کیا میں اس سے شادی کرسکتا ہوں؟ اکثر اوقات افراتفری پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر باپ ناراض ہی نہیں، صدمے میں بھی آجاتا ہے، ماں بھی حیران ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں اس کے بارے میں سوچنا چاہئے، اگر ہمارے بچے ہمارے پاس ایسا مسئلہ لے کر آئیں تو کیا ہمیں کم از کم سننا نہیں چاہئے؟ ہوسکتا ہے کہ مربی سلسلہ کو بھی ساتھ لے لیں مگر اسے ہمیشہ عیب کے طور پر نہ سمجھیں، اس طرح کا پاکستان میں آپ کو موقع نہیں ملا، آپ کبھی ایسی صورتحال سے دوچار نہیں ہوئے۔ ہمارے بچے کمپنیوں میں، بڑی تنظیموں میں ہر جگہ سخت محنت کرتے ہیں اور یقیناً یہ بھی معمول کی بات ہے کہ خواتین مردوں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک نوجوان کہے: ''کہ یہ لڑکی میرے لیے اچھا جیون ساتھی ثابت ہوگی۔'' اور جب وہ اپنے والدین کے پاس جاتا ہے یا مربی سلسلہ کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے: ''کیا آپ میری مدد کر سکتے ہیں؟'' تو میں اس کے اس رویے کو صحیح سمجھوں گا یا نہیں؟ لیکن یہ بھی ہماری طرف سے درست نہیں سمجھا جاتا اور یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہم اس صورتحال میں حوصلے کا مظاہرہ کریں۔

ہمیں خود بچوں کے پاس جانا چاہئے اور ان کے آنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے بچوں سے اس بارے میں بات کرنی چاہئے۔ اسی طرح ہر کوئی اپنے خاندان میں شادی کا اہتمام نہیں کرسکتا، بہت سے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا جماعت یہاں مدد کرسکتی ہے؟ اسی طرح نوجوان بچیاں ہیں، بڑی عمر کی خواتین ہیں اور بعض طلاق یافتہ خواتین بھی ہیں۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایسی خواتین کے لئے خاص طور پر فرمایا ہے کہ ان کی مدد کرنی چاہئے۔ وہ اپنے لئے خود سے کوئی بھی قدم اُٹھانے کو تیار نہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس موضوع کو زیر بحث لائیں، اس موضوع پر کوئی اچھا اجلاس کریں اور اس پر گفتگو کریں۔ ہمارے مربیان سلسلہ اس شعبے میں بہت تجربہ رکھتے ہیں۔ وہ اس راستہ کو جانتے ہیں اور آپ کو درست مشورہ دے سکتے ہیں اور آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ آپ ان سے بات کر کے ان کی مدد کریں۔

آج میں ان باپوں سے بات کر رہا ہوں، جو درحقیقت خاندان کے سربراہ ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اس معاملے کو کھلے دل سے نمٹائیں اور اگر کوئی مسئلہ ہو تو ہم آپ کی مدد کریں گے۔ یہ سب آپ کے ارادہ پر منحصر ہے۔ بہت سے ایسے واقعات ہیں، میری حال ہی میں ایک مبلغ سے گفتگو ہوئی جب انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک لڑکی نے کہا کہ وہ اس شخص سے بالکل شادی نہیں کرے گی۔ ہم نے انکوائری کی اور اس سے پتا چلا کہ لڑکی پر دباؤ ڈالا گیا ہے اور ہمیں تحریری طور پر دے دیا کہ لڑکی رضامند ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایسی کئی شادیاں بعد میں ٹوٹ جاتی ہیں۔ لہٰذا آپ نے صرف دور کھڑے ہو کر نہیں دیکھنا بلکہ آپ نے اپنا عملی اور تعمیری کردار ادا کرنا ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کی ان کا جیون ساتھی تلاش کرنے میں مدد کرنی ہوگی اور اگر بچوں کو خود کوئی مل جائے تو پھر اُن کی مدد کرنی ہوگی۔ لہٰذا ہمیں فراخ دلی اور اخلاص کا مظاہرہ کرنا چاہئے نہ کہ غلط طریق سے ان معاملات کو نمٹانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بہت حساس معاملہ ہے، احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن فراخ دلی اہم ہوتی ہے اور بات چیت کرنے سے ہمیشہ فرق پڑ سکتا ہے۔ میری آخر پر ایک بار پھر گزارش ہے کہ کاروبار زندگی کا تعلق تقویٰ سے بھی ہوتا ہے۔ آپ کو یہ یقینی بنانا ہوگا اور ہمیشہ یاد رکھنا ہوگا کہ جب آپ کاروبار کرتے ہیں یا اگر آپ کی جماعت میں لوگ کاروبار کر رہے ہیں تو انہیں ہمیشہ یاد دلاتے رہیں کہ دعا کئے بغیر کاروبار نہ کریں۔ ایک دوسرے کے

باقی صفحہ 41 پر

مجلس انصار اللہ جرمنی کے چالیسواں سالانہ اجتماع 2021ء کی روئیداد

منور علی شاہد صاحب منتظم رپورٹنگ

مجلس انصار اللہ جرمنی کا چالیسویں سالانہ اجتماع دینی اور روحانی برکات بانٹتا ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مورخہ سات نومبر بروز اتوار خیر و عافیت سے مئی مارکیٹ من ہائم میں اختتام پذیر ہوگیا الحمد للہ۔اس سال اجتماع کا عنوان ’’تقویٰ‘‘ رکھا گیا تھا۔ اجتماع کے منتظم اعلیٰ مکرم ظفر احمد ناگی صاحب نائب صدر صف دوم تھے۔گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی’’ اجتماع کمیٹی‘‘ تشکیل دیکر صدر مجلس سے اس کی منظوری لی گئی،اس 93 رکنی اجتماع کمیٹی میں ممبران نیشنل عاملہ،ناظمین اعلیٰ علاقہ، ناظمین اعلیٰ زون، زعماء مجالس اور دیگر انصار بھائی شامل تھے۔ اجتماع بورڈ کی دو میٹنگز محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی کی صدارت میں منعقد ہوئیں۔اسی طرح تمام نائب منتظمین اعلیٰ اور ان کے متعلقہ منتظمین کے ساتھ علیحدہ علیحدہ آن لائن میٹنگز کی گئیں۔مورخہ 24/ اکتوبر 2021ء کومحترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی کی زیر صدارت سالانہ اجتماع کی انتظامی کمیٹی کی آن لائن میٹنگ منعقد ہوئی۔ تمام منتظمین کو ان کے شعبہ جات کے لائحہ عمل تحریری صورت میں فائلوں کے ساتھ بنا کر بذریعہ پوسٹ بھجوائے گئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ کرونا وائرس کی عالمی وبا کے نتیجہ میں پوری دنیا بدترین پابندیوں کا شکار ہے اور ہر قسم کی انسانی سرگرمیاں مکمل طور پر ختم ہو کر گھروں تک محدود رہ گئیں ہیں۔ اللہ کے فضل اور رحم کے نتیجہ میں سال رواں میں کرونا وائرس کے خلاف تیار ہونے والی ویکسین نے زندگی کی رونقیں کافی حد تک بحال کر دیں جس کے نتیجہ میں محدود پیمانے پر اجتماعی انسانی سرگرمیاں احتیاطی تدابیر کے ساتھ پھر سے بحال ہو رہی ہیں۔مجلس انصار اللہ جرمنی کا یہ چالیسواں اجتماع بھی انہی احتیاطی تدابیر اور سماجی فاصلوں کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع کمیٹی کی طرف سے یہ تاکید کی گئی تھی کہ شرکت کرنے والے انصار G2 یعنی کہ Geimpfte سرٹیفکیٹ کے ساتھ شامل ہوں، اگر کرونا ہو چکا ہو اور چھ ماہ کا عرصہ نہ ہوا ہو تو Genesene والا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں اور کھانے کے علاوہ ہر جگہ ماسک پہننے جبکہ ہالوں کے اندر ڈیڑھ میٹر کا سماجی فاصلہ رکھنے کی پابندی عائد تھی۔

اجتماع کی تشہیر اور اس میں شرکت کی ترغیب دینے کے لئے ڈیجیٹل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے اجتماع کی تاریخوں اور مقام اجتماع سے جملہ تمام زعماء مجالس،ناظمین اعلیٰ زون اور ناظم اعلیٰ علاقہ کو آگاہ کیا گیا۔ پوری کوشش کی گئی کہ اس اجتماع کی اطلاع اور اس کا پروگرام مجلس کے ہر ناصر تک اور بار بار پہنچے اس کے لئے خطوط بھی لکھے گئے تھے اور مجلس کے سرکلر کے ذریعے بار بار اجتماع میں بھرپور شرکت کی یاد دہانی کروائی جاتی رہی۔ امسال کی خاص بات یہ ہے کہ پہلی مرتبہ سالانہ اجتماع کی ویب سائٹ salanaijtema.de کا اجرا کیا گیا اور اس Website پر سالانہ اجتماع سے متعلق تمام معلومات نہ صرف

دستیاب تھیں بلکہ اس کو اپ ڈیٹ بھی کیا جاتا رہا۔ اسی طرح اجتماع کے میں تازہ معلومات مہیا کرنے کے لئے پہلی مرتبہ ایک APP بھی تیار کی گئی۔

حسب روایت اجتماع کی تیاریوں کا آغاز وقارعمل سے ہوا اور اس کی افتتاحی تقریب مورخہ 4/ نومبر بروز جمعرات کو صبح ساڑھے دس بجے مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی کی زیر صدارت مقام اجتماع پر منعقد ہوئی جس میں آپ نے اجتماع کمیٹی کے کچھ ممبران کا تعارف کرایا اور پھر انصار بھائیوں کو مفید عمومی ہدایات سے نوازا۔ پہلے اور دوسرے دن میں مجموعی طور پر کل 400 انصار بھائیوں نے وقارعمل میں حصہ لیا، وقارعمل کے ذریعے اجتماع کی تیاریوں کا سلسلہ جمعہ کی شام معائنہ تک جاری رہا۔ ان دو دنوں میں وقارعمل کے ذریعے اجتماع کی تیاری کے تمام کام مکمل کئے گئے۔ مین ہال میں کل 1345 کرسیاں لگائی گئیں۔لنگرخانہ میں 34 چولہے عارضی طور پر نصب کئے گئے۔شعبہ وصایا، سو مساجد، Humanity First اور النصرت والوں نے بھ اپنے اسٹال لگائے۔ اسی طرح Scanning والا شعبہ بھی فعال کیا گیا جہاں آنے والوں کے کارڈز دستیاب تھے۔ رہائش گاہ تیار کی گئی جہاں 700 مہمانوں کی رہائش کا انتظام موجود تھا۔ جمعہ کی شام مکرم مبارک احمد صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے تقریباً ساڑھے سات بجے سے رات نو بجے تک مکرم ظفر احمد ناگی صاحب منتظم اعلیٰ اجتماع اور ان کی ٹیم کے ممبران کے ہمراہ تمام شعبہ جات کا معائنہ کیا اور ضروری ہدایات دیں، اختتام پر لنگر خانہ میں کیک کاٹا گیا۔

اجتماع کا پہلا دن اور پرچم کشائی کی تقریب

6/ نومبر بروز ہفتہ اجتماع کا پہلا دن تھا اور اس کا آغاز پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا جو ساڑھے گیارہ بجے منعقد ہوئی۔ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے مجلس انصار اللہ کا پرچم جبکہ مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا اور دعا کرائی، اس موقع پر ترانہ بھی پڑھا گیا اور احباب نے پر جوش نعرے بھی لگائے۔

افتتاحی تقریب کا آغاز

بارہ بجے کے لگ بھگ سالانہ اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے کی۔ تلاوت مکرم حافظ طارق صاحب نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم اشفاق احمد سندھو صاحب نے اور جرمن ترجمہ مکرم ڈاکٹر راشد نواز صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے اردو اور جرمن زبان میں عہد دہرایا۔ اس کے بعد مکرم داؤد احمد ناصر صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے مختصر خطاب میں تربیت اور اجتماع سے متعلق نصائح کیں اور اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اجتماع کے موقع پر مجلس انصار اللہ جرمنی کے لئے بھیجا گیا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد نیشنل امیر صاحب نے کرونا وبا اور ویکسین لگوانے کے حوالے سے اور تربیتی امور پر شاملین اجتماع کو نصائح کیں اور اس حوالے سے حضور انور کی طرف سے موصول ہونے والی تازہ ہدایات سے آگاہ کیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد نمازوں اور طعام کا وقفہ ہوا۔ وقفے کے بعد مختص کئے گئے مقامات پر انفرادی اور اجتماعی علمی اور ورزشی مقابلوں کا آغاز ہوا۔ انفرادی علمی مقابلوں میں مقابلہ تلاوت، نظم، اردو تقریر اور جرمن تقریر شامل تھی۔صف اول اور صف دوم کے انصار کے مقابلہ جات علیحدہ علیحدہ منعقد ہوئے۔صف اول کے مقابلوں میں شرکت کرنے والے انصار کی کل تعداد 54 تھی جبکہ صف دوم کے انصار کی تعداد 53 تھی۔ جرمن زبان تقریر کے مقابلہ میں 10 انصار نے شرکت کی۔ علاقہ کی سطح پر ٹیموں کے مابین بیت بازی کے مقابلہ میں کل 7 ٹیموں نے شرکت کی۔ امسال ججز کے لئے ایک ایپلیکیشن (APP) بھی تیار کی گئی تا کہ مقابلوں میں نمبرز دینے کے لئے آسانی پیدا ہو۔ اسی طرح علاقوں سے چنیدہ افراد سے پرچہ کا امتحان بھی لیا گیا۔

ورزشی مقابلوں میں معیار اول اور دوم کے انصاروں نے شرکت کی۔ انفرادی مقابلوں میں کلائی پکڑنا، واکنگ ایک ہزار میٹر، دوڑ چار سو میٹر (معیار اول اور دوم) اسی طرح مقابلہ مشاہدہ معائنہ شامل تھا۔ جبکہ اجتماعی مقابلوں میں فٹ بال، کرکٹ، والی بال اور رسہ کشی کے مقابلے شامل تھے۔ اجتماعی ورزشی مقابلوں میں کل 450 جبکہ انفرادی ورزشی مقابلوں میں 36 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ اس کے بعد نمازوں اور طعام کا وقفہ ہوا اور پہلا دن اپنے اختتام کو پہنچا۔

سالانہ اجتماع کا دوسرا اور آخری دن

سالانہ اجتماع کے دوسرے اور آخری دن کا آغاز نماز تہجد، فجر اور درس سے ہوا۔ تقریباً 250 احباب نے نماز فجر ادا کی۔ اس کے بعد آٹھ بجے ناشتہ ہوا۔ پروگرام کے مطابق آج کے پروگراموں میں ورزشی اور علمی مقابلے (فائنل) اور تلقین عمل کا پروگرام تھا جو دس بجے صبح سے لیکر وقفہ برائے طعام و نماز ظہر وعصر تک جاری رہے۔علمی مقابلوں میں مقابلہ نظم کے فائنل شامل تھے۔ جبکہ اجتماعی مقابلوں میں والی بال، کرکٹ اور رسہ کشی کے مقابلے شامل تھے۔

اس کے بعد تلقین عمل کا پروگرام مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تربیتی موضوع پر دو تقاریر کی گئیں، ان میں سے ایک تقریر مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ کی تھی اور ان کی تقریر کا موضوع

”باہمی اخوت و محبت“ تھا۔ دوسری تقریر مکرم شمشاد احمد صاحب قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی کی تھی، آپ کی تقریر کا عنوان ”خلیفہ وقت سے وابستگی“ تھا۔

سالانہ اجتماع کا آخری اجلاس

کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد سالانہ اجتماع کا آخری اجلاس تین بجے مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم مسعود احمد گل صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت کی، تلاوت کا اردو ترجمہ مکرم منور اکمل فانی صاحب، جبکہ جرمن زبان میں ترجمہ مکرم راشد محمود صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی نے اردو زبان میں عہد دہرایا، جرمن زبان میں عہد مکرم نیشنل امیر صاحب نے دہرایا۔ عہد کے بعد مکرم شیخ خالد محمود صاحب نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم ظفر احمد ناگی صاحب (نائب صدر صف دوم) نے بحثیت منتظم اعلیٰ اجتماع، اجتماع کی کارگزاری رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے انفرادی، اجتماعی علمی و ورزشی مقابلوں کے علاوہ دیگر انعام ہولڈرز انصاروں اور ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے۔ پہلے علمی مقابلہ جات کے انعامات دیئے گئے اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کے انعامات تقسیم ہوئے۔ اس کے بعد شعبہ مال کے تحت گزشتہ سال 2020ء میں اپنے اپنے ٹارگٹ کو صد فیصد پورا کرنے والے 40 میں سے 36 زونز کے نام پڑھے گئے۔ اس کے بعد گزشتہ سال حسن کارکردگی کے لحاظ سے پانچ چھوٹی اور دس بڑی مجالس کے علاوہ پانچ زونز میں حسن کارکردگی اسناد تقسیم کی گئیں اور 2020ء میں علم انعامی حاصل کرنے والی مجلس کو علم انعامی دیا گیا۔ سال 2020ء میں بہترین حسن کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر مجلس Rödermark کو علم انعامی سے نوازا گیا اور اس کے زعیم صاحب مجلس مکرم ساجد خواجہ صاحب نے اپنے انصار کے ساتھ علم انعامی وصول کیا۔ بعد ازاں مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے اختتامی خطاب کیا۔ اجتماع کے آخری مرحلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے سے اختتامی خطاب تمام حاضرین اجتماع کو دکھایا اور سنایا گیا اور اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی طرف سے اظہار تشکر کے کلمات کہے گئے جس میں آپ نے اجتماع کمیٹی، انصار بھائیوں، ایم ٹی اے اور خصوصاً سلسلہ کے مربیان کرام کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے علمی مقابلوں میں تعاون کیا۔ مکرم نیشنل امیر صاحب جرمنی کی دعا کے ساتھ یہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ امسال سالانہ اجتماع کی کل حاضری 2517 رہی۔

وائنڈ اپ Wind up

مقام اجتماع کی انتظامیہ کو بروقت ہال کی واپسی کے لئے اس کی صفائی اور Wind up بھی دعا کے فوراً بعد ہی شروع کر دیا گیا اور رات گئے تک اسی فیصد کام مکمل کر لیا گیا اور ہالوں کی مکمل صفائی کر لی گئی تھی۔ اگلے دن سوموار کو صبح 8 بجے بڑا مین ہال بروقت انتظامیہ کے واپس کر دیا گیا جس کے لئے وقارِ عمل اور صفائی کا کام ساری رات جاری رہا۔ اس کے بعد بیرونی و دیگر مقامات کی صفائی کے بعد دوپہر سوا دو بجے تک وائنڈ اپ مکمل ہو گیا، اس موقع پر مکرم مبارک احمد صاحب شاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی نے وقارِ عمل میں حصہ لینے والے انصار کو قیمتی نصائح کیں اور دعا کروائی۔، اس موقع پر مکرم ظفر احمد ناگی صاحب منتظم اعلیٰ اجتماع اور دیگر اراکین اجتماع کمیٹی بھی موجود تھے۔

بقیہ صفحہ 38 سے - خطاب محترم نیشنل امیر صاحب احمدیہ جرمنی

لئے دعا کرنا اور یہ سوچنا کہ اگر کچھ غلط ہو جائے تو کیا ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر جو کاروبار آپ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کرتے ہیں۔ اس میں یہ واضح ہو جائے گا کہ آیا جماعت میں تقویٰ ہے یا نہیں، اس نعرہ پر ”محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں“، واقعی ہم عمل کرتے ہیں یا نہیں۔ اس لیے ہر جماعت میں ان موضوعات پر بات ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس آج بھی ایک بڑا پروگرام ہے، مجھے امید ہے کہ میں آپ کو چند ٹپس دینے میں کامیاب ہو جاؤں گا جن پر عمل کرنا آپ فوراً شروع کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک چیز بہت ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک ان باتوں کے لیے نہایت صراحت کے ساتھ دعا کرنا شروع کرے اور ان کے لیے وقت نکالے۔ میں بعض اوقات مبلغین سے بات کرتا ہوں جب وہ جامعہ میں ہوتے ہیں کیونکہ بہت سے لوگ ابھی تک روزانہ مضبوطی سے تہجد پر قائم نہیں ہوئے۔ میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ جب آپ جامعہ سے نکلیں گے تو آپ نے اپنی تہجد کو مضبوطی سے قائم کر لیا ہو گا۔ لیکن جب میں انصار سے بات کرتا ہوں تو کم از کم ان لوگوں سے جو 60 سال سے زیادہ ہیں انہیں بھی تہجد کی نماز پڑھنی چاہئے۔ یہی گزارش ہے جو میں آپ سے آخر میں کرنا چاہتا ہوں اور پیغام دینا چاہتا ہوں کہ آپ تہجد کو قائم کریں۔ پھر آپ کچھ چیزوں کے لیے جن کے لیے حضور اقدس ہمیں بتاتے ہیں دعا کریں جیسا کہ میں نے بھی آپ کو بتایا ہے مثال کے طور پر جلسہ سالانہ کی جگہ ہے۔ آپ اس کے لئے بھی نوافل پڑھ سکتے ہیں دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن باقاعدگی سے۔ خاص طور پر موسم سرما میں آپ اچھا آغاز کر سکتے ہیں۔ ان خیالات کے ساتھ جزاکم اللہ میری طرف سے کہ انصار اللہ کو اتنا بڑا اجتماع کرنے کی توفیق ملی ہے۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
21 - MAJLIS ANSARULLAH DEUTSCHLAND
Wir sollten immer daran denken, dass wenn die Wurzeln der Gottesfurcht gefestigt sind, auch die Wurzeln des Glaubens fest sein werden
LAH DEUTSCHL

Vorbereitung Salana Ijtema

تیاری

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

40. SALANA IJTEMA 2021 - MAJLIS ANSARULLAH DEUTSCHLAND

Moaina معائنہ

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Programm Moaina Badges Ausgaben mit Sadr sahib Majlis Ansarullah Deutschland

Abteilung Nazafat

Abteilung Büro

Abteilung Sicherheit Eingang (Hallen)

Abteilung

Abteilung 100 Moschee

Abteilung Ertse Hile

Abteilung Nazm-O-Zabt Androon

Abteilung Sicherheit Fahnen

Abteilung Bazar

Abteilung Wissenswettbewerbe

Abteilung LangR Khana

Abteilung LangR Khana

Abteilung Reserv

Abteilung Tee Stand

Abteilung Scanning

Abteilung Scanning

Abteilung Anmeldung

Abteilung Sicherheit Ijtema

Abteilung Sicherheit (National Mannschaft)

Abteilung Essen Transport

Abteilung Vorbereitung Ijtema

Abteilung Ziafat Salana Ijtema

Abteilung MTA International

Abteilung Dekoration

Abteilung Logistik

Abteilung Einkauf

Abteilung Information Empfang & Information

Abteilung Hazri Nigrani

Abteilung Lagar (Salana Ijtema

Abteilung Lagar (LangR

Abteilung Frühstück

enhissen

پرچم کش

سالانہ اجتماع مجلس ا

افتتاحی تقریب Eröffnungszeremonie

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

علمی مقابلہ جات Wissenswettbewerbe

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

عِلمی مُقابلہ

نظم خوانی
صف اول

نظم خوانی
صف اول

نظم خوانی
صف اول
عِلمی مُقابلہ

نظم خوانی
صف دوم

نظم خوانی

نظم خوانی
صف اول
عِلمی مُقابلہ

اُردو تقریر
صف اول
عِلمی مُقابلہ
WISSENSWETTBEWERB

40. SALANA IJTEMA 2021 - MAJLIS ANSA

BAIT BAZI
بیت بازی

ILLAQA FRANKFURT CITY

ILLAQA NASIR BAGH

ILLAQA HESSEN SÜD

ILLAQA NORD

ILLAQA BAIT UL JAME

ILLAQA SÜD

عِلمی مُقابلہ
WISSENSWETTBEWERB

ILLAQA RHEIN TAUNUS

شعبہ جات Abteilungen

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Abteilung Sicherheit

Abteilung Anmeldung

Abteilung Sicherheit Eingang (Mai Markt Tag-Nacht)

Abteilung Büro Salana Ijtema

Abteilung Hazri Nigrani

Abteilung Preisverleihung

Abteilung Moaina

Abteilung Reserv

Abteilung Dekoration

Abteilung Sicherheit Bühne

Abteilung Ziafat

Abteilung Erste Hilfe

Abteilung Nizafat

Abteilung Sicherheit Fahnen

Abteilung Tee Stand

Abteilung Lagar (Salana Ijtema)

Abteilung Wasaya (AMJ)

Abteilung Dekoration und Lautsprecher

Abteilung Wissenswettbewerbe

Abteilung Maintainance

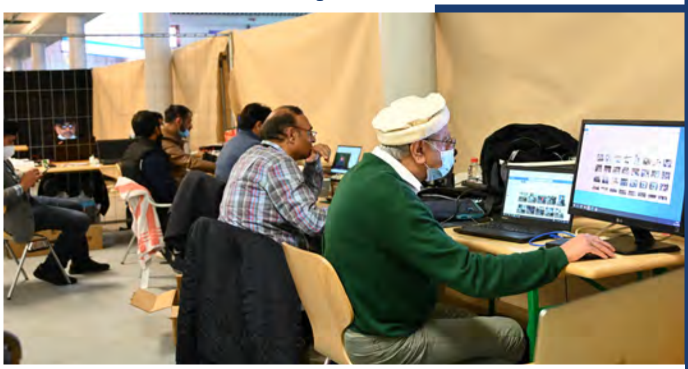

Abteilung Multimedia

Abteilung Sicherheit

Abteilung Lautsprecher

Abteilung Fotografie

Sportwettbewerbe ورزشی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Illaqa Rhein Taunus (Cricket)

Illaqa Nasir Bagh (Cricket)

Illaqa Hessen Süd (Cricket)

Illaqa Mitte (Cricket)

Illaqa Nord (Cricket)

Illaqa Mitte (Tauziehen)

Illaqa Bayern (Tauziehen)

Illaqa Bait-ul-Jame (Tauziehen)

Illaqa Franfurt City (Tauziehen)

Illaqa Hessen Süd (Tauziehen)

Illaqa West (Tauziehen)

Illaqa Nord (Volleyball)

Illaqa Hessen Süd (Volleyball)

Illaqa Bait-ul-Jame (Volleyball)

Illaqa Mitte (Volleyball)

Illaqa West (Volleyball)

Illaqa Rein Taunus (Volleyball)

Einzel Sportwettbewerbe (انفرادی) ورزشی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Sportwettbewerbe Fußball (فٹ بال) ورزشی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Illaqa Nord

Illaqa Süd

Illaqa Nasir Bagh

Illaqa Frankfurt City

Illaqa West

Preisverleihung تقسیم انعامات

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Sheikh Khalid Mahmood Sb.

Mir Naseem-ur-Rasheed Sb.

Saqib Mahmood Sb.

Mohammad Akbar Baig Sb.

Mahir Almani Sb.

Mir Abdul Latif Sb.

Mujeeb Ullah Manget Sb.

Mohammad Kaswat Sb.

Mohammad Rafiq Shakir Sb.

Abdul Ghaffar Sb.

Saeed Ahmad Khan Sb.

Mohammad Arif Sb.

Naeemuddin Lodhi Sb.

Qamar Ahmad Zafar Sb.

Khawaja Rafiq Ahmad Sb.

Mansoor Ahmad Sb.

Nayyar Iqbal Sb.

Muhammad Umar Kahlon Sb.

Mohammad Ishaq Sb.

Fazal Ahmad Rashid Sb.

Mohammad Amin Khalid Sb.

Abdul Shakoor Sb.

Lamhat Mirza Sb.

Zaheer Ahmad Tahir Sb.

Ch. Waseen Ahmad Sb.

Mohammad Afzal Chatta Sb.

Nadeem Ahmad Sb.

Ihsan Ullah Sb.

Safeer Ahmad Sb.

Mansoor Ahmad Sb.

Mubashar Ahmed Gondel Sb.

Abdul Razzaq Dogar Sb.

Zaheer Sanouri Sb.

Muhammad Iqbal Dogar Sb.

Nasir Ahmad Chatta Sb.

Fakhar Zaman Sb.

Khalid Mahmood Sb.

Dr. Atta ul Mannan Sb.

Ansar Hayat Chatta Sb.

Basharat Ahmad Sb.

Asif Mumtaz Kahlon Sb.

Anees Ahmad Sb.

Malik Farid Ahmad Sb.

Zahid Mahmood Ata Sb.

Masood Ahmad Gil Sb.

Shakeel Ahmad Ghazi Sb.

Muhammad Idrees Sb.

Riaz Mahmood Bajwa Sb.

Tahir Mahmood Sb.

Shahid Mahmood Sb.

Bashir-ud-Din Sb.

Waqar Ahmad Sindhu Sb.

Mujahid Rashid Chatta Sb.

Munir Ahmad Sb.

Naeem Ahmad Butt Sb.

Saleem Ullah Hadi Sb.

Rashid-ud-Din Sb.

Munir Ahmad Khalil Sb.

Tariq Latif Bhatti Sb.

Sajjad Ahmad Sb.

Amjad Hussain Sb.

Anwar Khan Sb.

Ahmad Aziz Butt Sb.

Munawar Akmal Fani Sb.

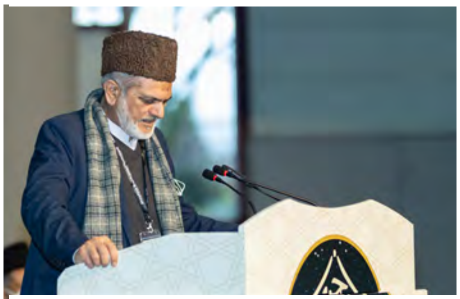
Khalil-ud-Din Ahmad Sb.

Rana Naeem Ahmad Sb. - Sadr Majlis Ansarullah Norwegen

Alme Inami 2020, Majlis Rödermark, Zone Rodgau, Zaim Majlis: Sajid Ahmad Khawaja Sb.

Eindrücke vom Ijtema اجتماع کی تصویری جھلکیاں

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

40. SALANA IJTEMA
MAJLIS ANSARULLAH DEUTSCHLAND
اجتماع
مجلس انصاراللہ جرمنی
HERZLICH
WILLKOMMEN
اَھلاً
وَسَھلاً
وَمَرحَبًا
خوش آمدید

Windup

Von links nach rechts: Herr Abdur Rehman Mubashir, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2006-2011); Herr Chaudry Iftikhar Ahmad, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2012-2017); Herr Mubarak Ahmad Shahid, Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2018-Heute); Herr Daud Ahmed Kahloon, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (1997-2003);

Von links nach rechts: Herr Zaheer Ahmad Tahir Naib Sadr; Herr Zafar Ahmad Nagi, Naib Sadr Safe Dom und Muntazim-e-Aala Ijtema; Herr Abdur Rehman Mubashir, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2006-2011); Herr Chaudry Iftikhar Ahmad, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2012-2017); Herr Mubarak Ahmad Shahid, Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (2018-Heute); Herr Rana Naeem Ahmad, Sadr Majlis Ansarullah Norwegen; Herr Daud Ahmed Kahloon, ehem. Sadr Majlis Ansarullah Deutschland (1997-2003); Herr Basheer Ahmed Rehan, Naib Sadr Awwal; Herr Sheikh Mohammad Imran Naib Sadr & Qaid Maal

ebnisse Wissenswettbewerbe نتائج علمی مقابلہ جات

مقابلہ حُسنِ قرأت صفِ اوّل - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Saqib Masood Sb.
Majlis Bad Vibell

Mir Abdul Latif Sb.
Majlis Offenbach

Shaikh Khalid Mahmood Sb.
Majlis Wiesbaden Süd

gebnisse Wissenswettbewerbe نتائج علمی مقابلہ جات

مقابلہ حُسنِ قرأت صفِ دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Hafiz Tariq Cheema Sb.
Majlis Schnäppenhausen

Mir Naseem-ur-Rasheed Sb.
Majlis Rodgau

Mujeeb Ullah Manget Sb.
Majlis Goddelau Süd

Ergebnisse Wissenswettbewerbe علمی مقابلہ جات

مقابلہ نظم صفِ اوّل - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Shaikh Khalid Mahmood Sb.
Majlis Wiesbaden Süd

Mohammad Rafiq Shakir Sb.
Majlis Eidelstedt

Abdul Ghaffar Sb.
Majlis Rodgau

Ergebnisse Wissenswettbewerbe علمی مقابلہ جات

مقابلہ نظم صفِ دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Saeed Ahmad Khan Sb.
Majlis Bad Soden

Mohammad Akbar Baig Sb.
Majlis Limburg

Mir Naseem-ur-Rasheed Sb.
Majlis Rodgau

Ergebnisse Wissenswettbewerbe نتائج علمی مقابلہ جات

مقابلہ اُردو تقریر صفِ اوّل - سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی

Mir Abdul Latif Sb.
Majlis Offenbach

Mohammad Arif Sb.
Majlis Freinsheim

Naeemuddin Lodhi Sb.
Majlis Darmstadt City

gebnisse Wissenswettbewerbe نتائج علمی مقابلہ جات

مقابلہ اُردو تقریر صفِ دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی

Mujeeb Ullah Manget Sb.
Majlis Goddelau Süd

Sajjad Ahmad Sb.
Majlis Erfelden

Qamar Ahmad Zafar Sb.
Majlis Waiblingen

Ergebnisse Wissenswettbewerbe علمی مقابلہ جات

مقابلہ جرمن تقریر - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Khawaja Rafique Sb.
Majlis Altenstadt

Raheel Ghafoor Sb.
Majlis Nordweststadt

Mansoor Ahmad Sb.
Majlis Nuur Moschee

Ergebnisse Wissenswettbewerbe نتائج علمی مقابلہ جات

مقابلہ پرچہ مطالعہ کتب - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Nayyar Iqbal Sb.
Majlis Rodgau

Shabir Ahmad Sb.
Majlis Eppelheim

Mubashar Ahmad Chaudhary Sb.
Majlis Waldshut

Ergebnisse Wissenswettbewerbe نتائج علمی مقابلہ جات

مقابلہ بیت بازی - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Illaqa Nasir Bagh

Illaqa Baitul Jame

Illaqa Hessen Süd

Spezieller Wettbewerb für Qur'anrezitation

خصوصی مقابلہ حُسنِ قرأت - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Mohammad Kasawat Sb.
Majlis Hamburg

Mahir Almani Sb.
Majlis Nürnberg

Richter für Wissenswettbewerbe صفین علمی مقابلہ جات

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Abdul Basit Tariq Sb.

Tahir Ahmad Sb.

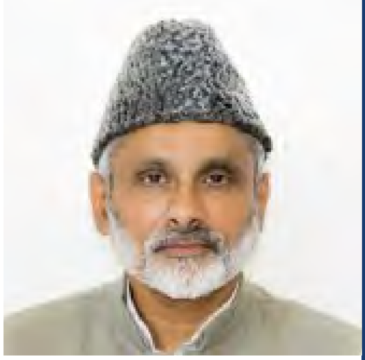
Mohammad Ilyas Munir Sb.

Nafees Ahmad Atique Sb.

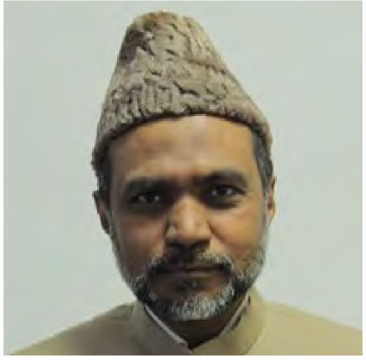
Hassan Tahir Bukhari Sb.

Jarryullah Khan Sb.

Imtiaz Ahmad Shaheen Sb.

Behzad Ahmad Chaudhry Sb.

Ansir Bilal Sb.

Muzaffar Ahmad Sb.

Mahmood Ahmad Khan Sb.

Dr. Mohammad Dawood Majoka Sb.

Javaid Iqbal Nasir Sb.

Mubashar Ahmad Butt Sb.

Laeeq Ahmad Munir Sb.

Murtaza Ahmad Manan Sb.

Naweel Ahmad Shad Sb.

Fateh Ahmad Nasir Sb.

Shams Iqbal Sb.

Tariq Ahmad Zafar Sb.

Umer Shoaib Sb.

Mashhood Ahmad Zafar Sb.

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

انفرادی مقابلہ 400 میٹر دوڑ صفِ دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Nadeem Ahmad Sb.
Majlis Friedrichdorf

Umeer Kamal Sb.
Majlis Eidelstedt

Ihsan Ullah Sb.
Majlis Steinberg

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

انفرادی مقابلہ 1000 میٹر واک صفِ اوّل - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Ch. Safeerul Din Sb.
Majlis Krainichstein

Mubashar Ahmed Gondel Sb.
Majlis Montabaur

Rafiq Rehman Sb.
GG

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

انفرادی مقابلہ 1000 میٹر واک صفِ دوم - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Nadeem Ahmad Sb.
Majlis Friedrichdorf

Mansoor Ahmad Sb.
Majlis Kiel

Waqas Ahmad Sb.
Majlis Weingarten

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

انفرادی مقابلہ کلائی پکڑنا صفِ اوّل - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Muhammad Iqbal Dogar Sb.
Majlis Wiesburg

Nasir Ahmad Chatta Sb.

Basharat Ahmad Sb.

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

انفرادی مقابلہ کلائی پکڑ ناصفِ دوم – سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Fakhar Zaman Sb.
Hamburg

Khalid Mehmood Sb.

Taufeeq Ahmad Sb.
Majlis Rüsselhaim

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

انفرادی مقابلہ مشاہدہ معائنہ – سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Khawaja Rafeeq Ahmed Sb.
Majlis Altenstadt

Ahsan Mehmood Milu Sb.
Majlis Bochum

Mir Naseem-ur-Rasheed Sb.
Majlis Rodgau

اجتماعی مقابلہ والی بال - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Illaqa Nord

Illaqa Hessen Süd

اجتماعی مقابلہ کرکٹ - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Illaqa Nasir Bagh

Illaqa Rhein Taunus

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

اجتماعی مقابلہ رسہ کشی - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Illaqa Hessen Süd

Illaqa Mitte

Ergebnisse Sportwettbewerbe نتائج ورزشی مقابلہ جات

اجتماعی مقابلہ فٹ بال - سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی

Illaqa Nord

Illaqa Süd

Husn-e-Karkardgi 2020 مقابلہ حُسنِ کارکردگی

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی

Zone Husn-e-Karkardgi 2020

Position	Zone	Nazim-e-Aala Zone
1	Nordrhein West	Munir Ahmad Tahir Sb.
2	München	Tahir Mahmood Sb.
2	Westfalen Nord	Shahid Mahmood Sb.
3	Darmstadt	Waqar Ahmed Sindhu Sb.
3	Sachsen-Brandenburg	Mujahid Rashid Cheema Sb.

Kleine Majalis Husn-e-Karkardgi 2020

Position	Majlis	Zone	Zaim Majlis
1	Nordhorn	Westfalen Nord	Faseeh-ud-Din Sb.
2	Dithmarschen	Schleswig Holstein	Khurshid Ahmad Sb.
3	Bad Segeberg	Schleswig Holstein	Saeed Ullah Hadi Sb.
4	Kempten	München	Abdus Shakoor Bhutta Sb.
5	Lüdenscheid	Nordrhein Ost	Munir Ahmad Khalil Sb.

Große Majalis Husn-e-Karkardgi 2020

Position	Majlis	Zone	Zaim Majlis
1	Rödermark	Rodgau	Sajid Ahmad Khawaja Sb.
2	Neuwied	Rhein Mosel	Asif Mumtaz Kahlon Sb.
3	Rodgau	Rodgau	Dr. Atta Ul Manan Sb.
4	Neuss	Nordhein West	Chaudhry Shakeel Warraich Sb.
5	Erfelden	Riedstadt	Sajjad Ahmad Sb.
6	Friedberg	Friedberg	Munawar Ahmad Gill Sb.
7	Renningen	Württemberg	Anwar Khan Sb.
8	Bensheim	Bensheim	Mohammad Ishaq Sb.
9	Hannover	Niedersachsen	Amjad Hussain Sb.
9	Hanau	Hanau	Basharat Ahmad Sulehri Sb.
10	Griesheim DA	Bensheim	Rashid-ud-Din Sb.
10	Marburg	Marburg	Muhammad Munawar Sb.

مقابلہ مضمون نویسی سال 2020ء ”خلافت کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے“

پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے نام

Position	Name	Majlis
1	Fazal Ahmad Rashid Sb.	Münster
2	Zaheer Ahmad Tahir Sb.	Neuhof
3	Shakeel Ahmad Ghazi Sb.	Osnabrück
4	Muhammad Amin Khalid Sb.	Bait-ur-Rasheed
5	Muhammad Ayub Qamar Sb.	Nuur Moschee
6	Sajjad Ahmad Khan Sehrani Sb.	Erfelden
7	Rasheed Ahmad Sb.	Erfelden
8	Muhammad Saleh Basharat Janjua Sb.	Düsseldorf
9	Rashid-ud-Din Sb.	Griesheim

مقابلہ مقالہ نویسی سال 2020ء ”قرآن جواہرات کی تھیلی ہے“

پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے نام

Position	Name	Majlis
1	Zaheer Ahmad Tahir Sb.	Neuhof
2	Shakeel Ahmad Ghazi Sb.	Osnabrück
3	Rashid-ud-Din Sb.	Griesheim DA
4	Muhammad Idrees Sb.	Neuhof
5	Muhammad Saleh Basharat Janjua Sb.	Düsseldorf
6	Muhammad Amin Khalid Sb.	Bait-ur-Rasheed
7	Muhammad Afzal Chattha Sb.	Nasir Bagh
8	Lamaat Mirza Sb.	Raunheim
9	Shaikh Abdul Majeed Sb.	Steinbach
10	Sajjad Ahmad Khan Sehrani Sb.	Erfelden
11	Shaukat Hussain Butt Sb.	Krainstein West
12	Naseer Ahmad Sb.	Ebingen
13	Ijaz Chattha Sb.	Koblenz

SALANA IJTEMA 2021
40. JÄHRLICHE VERSAMMLUNG DER MAJLIS ANSARULLAH DEUTSCHLAND

وہ خوش نصیب علاقہ جات، زونز اور مجالس جنہوں نے خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنا سو مساجد کا ٹارگٹ برائے سال 2020-2021 پورا کیا۔

ILLAQA JAAT

01	BAIT-UL-JAME
02	HESSEN SÜD
03	WEST
04	SÜD
05	NORD
06	RHEIN TAUNUS

ZONEN

01	HEIDELBERG	10	SCHLESWIG HOLSTEIN
02	MARBURG	11	WESTFALEN SÜD
03	KASSEL	12	KARLSRUHE
04	HANAU	13	WESTFALEN NORD
05	MAINTAUNUS	14	WÜRTTEMBERG SÜD
06	NIEDERSACHSEN	15	MÖRFELDEN WALLDORF
07	PFALZ	16	ROGGAU
08	NORDRHEIN WEST	17	RAUNHEIM
09	RHEIN MOSEL		

MAJALIS

01	EPPELHEIM	32	DITHMARSCHEN	63	PADERBORN
02	HEIDELBERG	33	KIEL	64	EBINGEN
03	MOSBACH	34	MAHDIABAD	65	ULM-DONAU
04	SCHWETZINGEN	35	PINNEBERG	66	WALDSHUT
05	SINSHEIM	36	BOCHUM	67	WEINGARTEN
06	MARBURG	37	MASCHEDE	68	BAIT-UL-AZIZ
07	WETZLAR	38	MÜHLHEIM-RUHR	69	ERFELDEN
08	FLORSTADT	39	SOEST	70	MÖRFELDEN SÜD
09	NIDDA	40	ELLWANGEN	71	MÖRFELDEN WEST
10	REICHELSHEIM	41	ESSLINGEN	72	SUBHAN MOSCHEE
11	IMMENHAUSEN	42	WAIBLINGEN	73	WALLDORF SÜD
12	KASSEL	43	BAIT-US-SABUH NORD	74	LÜDENSCHEID
13	MAINTAL	44	BAIT-US-SABUH SÜD	75	BENSHEIM
14	HOFHEIM	45	BORNHEIM	76	HEPPENHEIM
15	RÜDESHEIM	46	NIED	77	SCHNEPPENHAUSEN
16	BREMEN	47	NORDWESTSTADT	78	VIERNHEIM
17	DELMENHORST	48	RÖDELHEIM	79	HOF
18	STADE	49	BAIT-UL-LATIF	80	OBERTSHAUSEN
19	DÜREN	50	DARMSTADT-CITY	81	RÖDERMARK
20	DÜSSELDORF	51	NOOR UDDIN MOSCHEE	82	RODGAU
21	NEUSS	52	FREIBURG	83	RAUNHEIM NORD
22	STOLBERG	53	LÖRRACH	84	RAUNHEIM SÜD
23	ALZEY	54	FRONTENHAUSEN	85	NAUHEIM
24	EICH-WORMS	55	KEMPTEN	86	FRIEDRICHSDORF
25	FRANKENTHAL	56	NEUBURG	87	BRÜHL
26	FREINSHEIM	57	NÜRNBERG	88	KÖLN NORD
27	LUDWIGSHAFEN	58	SIMBACH	89	KÖLN SÜD
28	BAD MARIENBERG	59	AHAUS	90	LEVERKUSEN
29	KOBLENZ	60	BIELEFELD	91	PULHEIM
30	NEUWIED	61	HERFORD		
31	SOHREN	62	OSNABRÜCH		

Majlis Ansarullah Deutschland | www.salanaijtema.de | ansarullahDE

مکرم و محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ جرمنی 27.11.2021

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ، مجلس انصار اللہ جرمنی کو جماعت چیک ریپبلک کی طرف سے آپ کو اپنا سالانہ اجتماع بہت مبارک ہو۔...

خدا کا بہت فضل ہے کہ جہاں جرمنی کے شہر میں انصار اجتماع کے لئے اکٹھے ہوئے وہاں ہمسایہ ملک چیک ریپبلک سے بڑے چھوٹے سب اجتماع کے دونوں ایام میں لائیو جماعت جرمنی کے یوٹیوب چینل کے ذریعے شامل ہوئے اور اجتماع کے بابرکت انعقاد سے مستفیض ہوئے۔ قابلِ ذکر تلقینِ عمل کا پروگرام اور نیشنل امیر صاحب کی تقریر تھی۔ الحمدللہ ان کے ذریعے احباب کو بہت سے گھریلو مسائل کا حل ملا، اپنی کمیوں اور خامیوں کی طرف توجہ ہوئی اور خلافتِ احمدیہ سے جو اخلاص و وفا کا وعدہ ہے اس کو نبھانے کی طرف یاددہانی ہوئی۔ الغرض جملہ تقاریر ہمارے لئے باعثِ ازدیادِ ایمان تھیں۔ الحمدللہ۔...

خاکسار اس فیصلے پر بہت خوش ہوا کہ مجلس انصار اللہ جرمنی نے اپنا سالانہ اجتماع باوجود مشکل حالات کے منعقد کیا۔ میں اور اس طرح ہمارے جماعت کے بڑوں کو ایک ٹریننگ کیمپ مہیا کیا جس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی انصار کو تازہ ہدایات پر بھی توجہ دلائی گئی۔ اللہ تعالیٰ جملہ شاملین کو اس کا نیک اجر عطا فرمائے اور حضور ایدکم اللہ کی ہدایات کی روشنی میں اپنی زندگیاں گزارنے والا بنائے آمین۔ آخر پر خاکسار اجتماع کمیٹی اور خاص طور پر سوشل میڈیا کی ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے جن کی وجہ سے فاصلہ زیادہ ہونے کے باوجود ہم چیک ریپبلک میں اپنے آپ کو اجتماع کا حصہ ہی سمجھ سکیں ہیں۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ فی الدنیا و الآخرۃ

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ مساعی میں برکت ڈالے۔ اللہ کرے کہ مجلس انصار اللہ جرمنی حقیقی معنوں میں نحن انصار اللہ کے مصداق ہوں نیز حضور ایدکم اللہ کے اشاروں کو سمجھنے والی ہو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لئے راہنما ہو جاؤ

والسلام خاکسار

کاشف احمد جنجوعہ مبلغ سلسلہ و نیشنل صدر جماعت چیک ریپبلک

مکرم و محترم مبارک شاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی 13.11.2021

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور جماعتی کاموں کی انجام دہی میں مصروف ہوں گے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

خاکسار پوری شعبہ ضیافت کی ٹیم کی طرف سے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2021ء کے بابرکت انعقاد پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اجتماع کے فضل سے فیض یاب ہونے اور پیارے خلیفہ وقت کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

ملک ابرار الحق

نیشنل سیکریٹری شعبہ ضیافت